www.urduchannel.in

ڈراما پر ایک دقیق نظر

اردو چینل
www.urduchannel.in

سیّد محمد حسین رضوی

www.urduchannel.in

ڈراما

پر

ایک دقیق نظر

مرتبہ

جناب سید محمد حسین صاحب رضوی

سیکنڈ ماسٹر دربار ہائی سکول جھالرا پاٹن و آنریری سکرٹری

راجیندر لیٹریری انسٹیٹیوٹ جھالاواڑ

در مطبع مفید عام آگرہ باہتمام محمد قادر علیخان صوفی طبع شد

سنہ ۱۹۰۴ء

Aurangzeb Qasmi
Subject Specialist
G.H.S.S Qasmi Mardan KPK

www.urduchannel.in

ڈراما

پر

ایک دقیق نظر

مرتبہ

جناب سید محمد حسین صاحب رضوی

سیکنڈ ماسٹر دربار ہائی سکول جھالراپاٹن و آنریری سکرٹری

راجیندر لیٹریری انسٹیٹیوٹ جھالاواڑ

ANJUMAN T... ALIGARH

در مطبع مفید عام آگرہ باہتمام محمد قادر علیخان صوفی طبع شد

سنہ ۱۹۰۴ء

www.urduchannel.in

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تمہید

ابتداً تو یہ قصد تھا کہ مضمون ہذا براہِ راست پبلک کے سامنے پیش کیا جائے مگر دورانِ تحریر مین یہ ارادہ بدل گیا اور اسکو مین راجیندر لبریری انسٹیٹیوٹ جھالاوا‌ڑ کی نذر کی غرض سے طیار کرنے لگا۔ بالآخر ۹- اگست ۱۹۰۳ء کو یہ مضمون اس معزز اور عالمانہ جلسہ مین سنایا گیا معزز ممبرون نے جو صاحبان علم و فضل و قدر دانان اہل کمال ہین اس ناچیز مضمون کو توقع سے بہت زیادہ قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ خصوصاً انسٹیٹوٹ کے سرپرست اور میرے خداوندِ نعمت مرجع اہل فضل و کمال منبع علوم و فنون حضور مہاراج رانا سری بھوانی سنگھہ جی صاحب بہادر والی ریاست جھالاواڑ ابد پائدار نے جنکی ذات ستودہ صفات والیان ریاست ہاے ہند مین بہ حیثیت علم و فضل کا لشَّمسِ فِی النُّجُوم ہے محض براہ قدردانی و حوصلہ افزائی اسکو بہت پسند فرمایا۔ اس نذر مختر کو اپنی قبولیت کا شرف عطا کر کے بے بضاعت مولف کو

www.urduchannel.in

ہم چشمون مین معزز فرمایا۔ حضور محتشم الیہ کے ایما اور معزز ممبران کی رائے سے یہ تجویز قرار پائی کہ مضمون ہذا کی اشاعت انسٹیٹیوٹ مذکور کی جانب سے عمل مین آئے اور اس پیرایے مین بھی ایک گونہ موئف کی عزت افزائی کیجائے۔ چنانچہ اب مضمون ہذا راجہ جیندر لٹریری انسٹیٹیوٹ کی طرف سے ہدیہ ناظرین با تمکین کیا جاتا ہے امید کہ موئف کی ہیچمدانی اور مضمون ہذا کی دشواری مد نظر رکھکر اسکو نظر کرم سے دیکھا جائے گا تاکہ اس فن لطیف کی طرف زیادہ توجہ کرنیکا حوصلہ بڑہے۔

خاکسار

سید محمد حسین رضوی

سابق طالب علم

مدرسۃ العلوم مسلمانان علی گڈہ

مورخہ یکم دسمبر سنہ ۱۹۰۳ء یوم سہ شنبہ

Aurangzeb Qasmi Subject Specialist G.H.S.S Qasmi Mardan KPK

www.urduchannel.in

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈراما

اکثر ممالک مین قدیم سے مہذب سوسائٹی کا زیور سمجھا جاتا ہے اور فی زمانہ اِسکو اہل یورپ نے معراج کمال پر پہونچا دیا ابتدائً یہ اُن لوگون کی تفنن طبع کے لیے طیار کیا گیا جو کسی مذہبی میلے یا کسی خاص دیوتا کی قربان گاہ مین مذہبی تقریب پر مجتمع ہوتے تھے اور اپنے وقت کو محض سستی مین ضایع کرنے کے بجاے اِس سے ہر قسم کا فائدہ اوٹھانا چاہتے تھے اور آج اسکو یہ رتبہ حاصل ہے کہ اِسکی شان مین یہ کہنا کہ مجلس واعظ سے تماشا گاہ نے دنیا کو زیادہ فائدہ پہونچایا مطلق مبالغہ نہین خیال کیا جا سکتا۔ ایک حد خاص تک ناٹک کا یہ فخر بیجا نہین معلوم ہوتا کیونکہ اسمین جیتی جاگتی تصویرون کے ذریعہ سے شستہ زبان اور دلکش پیرایہ مین انسانی جذبات کا کچا چٹھا کھولکر سامنے رکھدیا جاتا ہے اور اُن نتایج کی پیاری صورتین یا بھیانک تصویرین ہماری آنکھون کے سامنے پھرنے لگتی ہین جو خود ہمارے اعمال حسنہ یا افعال ذمیمہ کی وجہ سے اِس عالمِ ظہور مین جلوہ گر ہوئے۔ ایسی حالت مین ایسے دل جنمین اثر قبول کرنیکا کچھ بھی مادہ ودیعت رکھا گیا ہے اِن سے متاثر ہوئے بغیر نہین

www.urduchannel.in

رہ سکتے۔ تھیٹر کی ظاہری نمائش لوگوں کو بار بار اپنی طرف کھینچتی ہے اور اسکی حقیقی پاکیزگی سامعین کے وجدانیات پر ایسا گہرا نقش بٹھاتی ہے۔ کہ مٹائے سے مٹ نہیں سکتا اور رفتہ رفتہ طبیعت مین راسخ ہو کر جزو فطرت بنجاتا ہے۔

تعجب اور سخت تعجب ہے کہ ایسی اہم اور مہتم بالشان مضمون پر اُردو دان پبلک نے بہت کم توجہ کی اسوقت تک شاید ایک ہی زبردست آرٹیکل ([illegible]) اس مضمون پر نہین نکلا جبکہ مغربی تہذیب نے ہمکو اپنا اسقدر گرویدہ کر لیا ہے کہ ہمکو کوئی خوبی۔ خوبی نہین معلوم ہوتی جب تک کہ وہ اپنی خوب ہونے کی سند یورپ یا کم از کم انگلستان سے حاصل نہ کرے بلکہ اُسکے نقصون مین بھی ہمکو خوبی کی جھلک دکھلائی دیتی ہے تو پھر کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ ایسے مضمون کی طرف توجہ نہ کیجائے جسکا تمام یوروپ عموماً اور انگلستان خصوصاً اس قدر دلدادہ ہے کہ اسکو تہذیب اور شایستگی کا ایک جزو لاینفک قرار دیتا ہے۔ اور جو علاوہ اسکے دلبستگی کا سامان فراہم کرنے کے انکے عادات و اطوار کا مہذب۔ اِنکے جذبات کو قابو مین رکھنے والا۔ اِن کے خیالات کا مصلح۔ اِنکے اخلاق کا ریفارمر (Reformer) اور اِن کے تمدن کا زبردست محرک ہے۔ یہ قوی آلہ اگر یورپ کے ہاتھ مین نہوتا تو انکی ذمایم کا شمار دس گنا زیادہ اور اِن کے محاسن کی تعداد بیس گنی کم ہوتی۔ ڈراما کی بدولت یورپ کی حالت مین تغیر عظیم واقع ہوا اس نے انکی وجدانیات کو جو شتر بے مہار کی طرح بے قابو معلوم ہوتی تھی اور جنکے اُبھارنے کے لئے وہان کثرت سے اسباب جمع تھے قطعی رام کر کے نیکی اور پاکیزگی کی شاہراہ پر ڈالدیا۔ جسکی وجہ سے آج یورپ تمام دنیا کا محسود بنا ہوا ہے۔ ضرور تھا کہ ایسا مضمون کسی تسلیم شدہ بزرگ قوم کی زبردست

www.urduchannel.in

قلم سے نکلتا تاکہ پبلک کو جائے گفتگو باقی نہین رہتی اور اسکا ہر پہلو بوجہ حسن ذہن نشین ہوجاتا۔ مجکو اپنی بے بضاعتی کا اعتراف ہی نہین بلکہ اسپر کمال افسوس ہے اور یہ افسوس مضمون ہذا کے علوشان کے مقابلہ مین اور بہی زیادہ بڑہجاتا ہے ہرگز میری طبیعت اسبات کو پسند نکرتی کہ مین ایک ایسے مضمون پر قلم اوٹہاؤن جسکا کوئی نمونہ اردو زبان مین میرے سامنے موجود نہین اور جسکی نسبت نہین کہا جاسکتا کہ پبلک مین کس نظر سے دیکھا جائیگا مگر ایک ایسا جلیل الشان سبب اس کا محرک ہوا کہ مین بیساختہ توکلت علی اللہ کہکر اس سنگلاخ زمین پر چلنے کے لئے آمادہ ہوگیا اور اس خیال کو قطعی دل سے نکالڈالا کہ آیا یہ قدر کی نگاہ سے دیکھا جائیگا یا نہین سہ

حافظ وظیفۂ تو دعا گفتن است و بس	در بند آن مباش کہ نشنید یا شنید

اسمین شک نہین کہ مین مضمون ہذا کے جملہ حقوق کو بخوبی تمام ادا نہین کرسکتا۔ مین صرف پنسل کا کہینچا ہوا بہدا خاکہ پبلک کے سامنے پیش کرتا ہون جسکو مختلف نقش و نگار اور طرح طرح کے بیل و بوٹون سے آراستہ کرکے ایک پری وش دلہن کی بولتی ہوئی تصویر بنا دینا کسی دوسرے مصور کا کام ہوگا۔

یوروپین اور سنسکرت ڈراما کی بابت جو کچھہ مین لکھونگا وہ فاضل یوروپین علما کے خیالات کا اقتباس ہوگا گویا ہندوستانی پبلک کی ضیافت طبع کے واسطے یورپ سے لذیذ و خوشگوار میوے خوشنما اور عطر بیز پہول لاکر انگریزی طرز کا دسترخوان چنا جائیگا جسمین میری منزلت ایک حمال سے زیادہ نہوگی جو ایک چیز کو ایک جگہہ سے دوسرے مقام تک منتقل کردیتا ہے البتہ اردو ڈراما کے بارہ مین جو کچھہ تحریر کیا جائے گا

www.urduchannel.in

اسکی نسبت کہہ سکین گے کہ یہ ایک مضطرب اور پریشان دماغ کے منتشر اور پراگندہ خیالات ہین چونکہ اُردو زبان مین ہنوز یہ وسعت پیدا نہین ہوئی ہے کہ ہر قسم کی اصطلاحات کا اسمین آسانی سے ترجمہ ہو سکے اس لئے مین بعض انگریزی مصطلح الفاظ کے استعمال پر مجبور ہونگا ہرچند اہتمام بلیغ کیا جائیگا کہ ضرورت سے زیادہ انگریزی الفاظ تحریر مین نہ داخل ہون اگرچہ آجکل انگریزی الفاظ کا استعمال اس درجہ کا کبیرہ گناہ نہین رہا ہے کہ جسکی وجہ سے کفر کا اطلاق ہو سکے بلکہ اس ترکیب کو اب لوگ اپنی زبان کی وسعت کا ایک ذریعہ سمجھنے لگے ہین۔ اتنی حمیتِ اسلام ہنوز مجھ مین باقی ہے کہ مین بلا ضرورت اُردو زبان مین انگریزی الفاظ داخل کرنے کو مکروہ جانتا ہون لیکن۔ گر ضرورت بود روا باشد۔ والے سید ہے سادہ ہے اور سچے اصول کو بلا اکراہ جایز رکھتا ہون پس جن اصحاب کی طبع نازک پر اتنا تصرف بھی ناگوار ہو وہ مجکو معذور سمجھکر معاف فرماوین۔

ڈراما اصطلاح مین اس صنف کلام کو کہتے ہین جو بلا تخصیص نظم و نثر وجدانی مضامین پر حاوی ہو اور جو ایکٹرون کے ذریعہ سے۔ سٹیج (Stage) پر پبلک کے سامنے پیش کیا جاے اور جو ہمیشہ تہذیب اخلاق یا اصلاح تمدن کا پہلو لئے ہو چونکہ سچا عشق ایک عطیہ الہٰی ہے اور کشش قلوب کے لیے جذب مقناطیس کا حکم رکھتا ہے اسلئے ڈراما مین اسکو زیادہ دلکش بنانے کیلئے اُسکی چاشنی بھی ضمناً ضرور دیجاتی ہے غرض انسان کے لیے ایک وجدانی آئینہ خانہ طیار کیا جاتا ہے جسمین وہ اپنی شکل و صورت۔ خط و خال سچ و جھوٹ کے حسن و قبح کو اچھی طرح معائنہ کر سکتا ہے اور حسبِ ضرورت بلا مدد غیرے اُن مین اصلاح کر سکتا ہے جسطرح قلبِ انسان پر طاری

www.urduchannel.in

ہونے والی مختلف وارداتین نوعیت کے لحاظ سے صرف دو قسمون پر منقسم ہین یعنی رنج و
مصیبت یا خوشی و شادمانی - اسیطرحپر ڈراما بھی خاص دو قسمون پر تقسیم ہوا ہے یعنی
ٹریجیڈی (Tragedy) اور کامیڈی (Comedy) - ٹریجیڈی
مین انسانی مصائب و شدائد - رنج و غم - مصیبت و الم کا بیان ہوتا ہے اور کامیڈی اقسام ڈراما
مین ظریفانہ دل خوش کن مضامین ادا کئے جاتے ہین یا یون کہئے کہ اول الذکر کی بنیاد
جذبات عالیہ صفات پاکیزہ جرائم شدید اور مصائب عظیم پر ہے - اور آخر الذکر کا مدار
خوشی - ظرافت اور لغزش انسانی پر - خوف اور ترحم ٹریجیڈی کے آلات ہین اور ہجو
اور تمسخر کامیڈی کے - ٹریجیڈی مین مضامین مصیبت اس دردانگیز پیرایہ مین ادا کئے
جاتے ہین کہ سامعین کے دل مین سوز و گداز پیدا ہو اور قوت رحم متحرک ہو کر مصیبت
زدہ ہیرو کے ساتھ ہمدردی پیدا کردے اور اسکی عبرت انگیز حالات سے یا ین خوف
کہ مبادا حفظ ما تقدم عمل مین نہ لانے سے ویسی ہی مصیبت ہمپر نازل ہو اپنے لیئے
ایک معقول سبق ماخوذ ہوسکے - کامیڈی مین ایک لطیف اور ظرافت آمیز ہجویہ
طریقہ سے دل مین چٹکی لیجاتی ہے کہ خواہ مخواہ سامعین کو اپنے عیوب پر تنبیہ ہوجائے
چونکہ عظیم الشان اور سنجیدہ واقعات معمولی دل خوش کن مضامین کے مقابلہ مین انسانی
توجہ کو اپنی طرف زیادہ متوجہ کرتے ہین مثلاً ایک غریب آدمی کی شادی کے مقابلہ
مین ایک بڑے نامور شخص کے زوال سے عموماً زیادہ دلچسپی ہوتی ہے اسلیئے
کامیڈی کے مقابلہ مین ٹریجیڈی ہمیشہ زیادہ پرشوکت اور باوقار خیال کی گئی ہے
اب دونون مضامین پر علیحدہ علیحدہ کسیقدر زیادہ تفصیل کے ساتھ گفتگو کی جاتی
ہے -

www.urduchannel.in

ٹریجیڈی

چونکہ ٹریجیڈی کا تعلق نفس انسان ۔ حوادث زندگانی اور زمانہ کے نشیب و فراز سے ہوتا ہے اور یہی مضامین حقیقتہً شاعری کی جان ہین اسیوجہ سے ٹریجیڈی ایک اعلیٰ قسم نظم شمار ہوئی ہے اسکو انسانی افعال اور اطوار کی ایک بجنسہ نقل سمجھنا چاہیے جسکو ایکٹرون کے ذریعہ سے اصل بناکر ہمارے سامنے پیش کیا جاتا ہے اسکے دل ہلا دینے والے اثر کی کیفیت مدتون دل سے فراموش نہین ہوتی اسکے تمام مضامین وجدانی ہوتی ہین اسلیئے مصنف کا فرض ہوتا ہے کہ وہ فطرت انسانی کے بحر ناپیدا کنار کی تہ کو اسطرح کھنگالے کہ اسکے تمام رموز و نکات اسپر منکشف ہوجائین اور پھر اسکے شستہ الفاظ اور نکھری ہوئی بندشون کے ساتھ نہایت خوبی سے ایسی بولتی ہوئی تصویر کھینچے کہ وہ بیساختہ سامعین کے دلونمین درآئے اور اسپر انکو تصنع کا گمان تک نہو سکے کوئی قسم نظم اعلیٰ سے اعلیٰ جذبات کو اس طرح ہیجان مین نہین لا سکتی جسطرح ٹریجیڈی بشرطیکہ اسکے مضامین خوبی کے ساتھ ادا ہوجائین ۔

جسطرح ٹریجیڈی اعلیٰ ترین قسم نظم ہے اسیطرح اسکا نفس مضمون نیکی اور اخلاق کا معاون ہوتا ہے یہ بات ہماری فطرت مین ودیعت رکھی گئی ہے کہ نیکی کا اثر ہمارے قلوب پر فوری خواہ اضطراری طور پر ضرور ہوتا ہے پس جب تک کہ جذبات حسن مین تموج پیدا نہو عام وجدانیات مین تلاطم پیدا نہین ہوسکتا تمام فطرت انسانی کے جاننے والے شعرا اس نکتہ سے واقف ہین کہ جب تک وہ اپنے ہیرو کو کریم النفس اور قابل تعظیم نہ بنالین گو ہماری دلچسپی کو اسکے ساتھ وابستہ نہین کرسکتے اور جس شخص کے برخلاف ہمکو غصہ دلانا چاہتے ہین جب تک کہ اسکو وہ فسق و بدکاری کے رنگ مین نہ رنگ لین ہرگز کامیاب نہین ہوسکتے ہان وہ نیکوکار شخص کو مصیبت مین پھنسا ہوا پیش کرسکتے ہین

www.urduchannel.in

کیونکہ ہم رات دن دیکھتے ہین کہ نیک اشخاص دنیوی معاملات ہین ہمیشہ کامیاب نہین ہوتے ہین اور نیکی حوادث دہری سے بچانے کی کوئی ڈہال نہین ہے اسیطرح بد اشخاص کبھی کبھی اپنی ترکیبون اور سازشون سے کچھ عرصہ کے لیے کامیاب دکھلائے جاسکتے ہین کیونکہ مشاہدہ اس امر کا شاہد عادل موجود ہے - اگر جسطرح وہ اس دنیا مین دائمی کامیابی نہین حاصل کرسکتے اور کبھی نہ کبھی اپنی کیفر کردار کو ضرور پہونچتے ہین اسیطرح ٹریجیڈی لکھنے والا ایک بھی شاعر ایسا نہین جس نے بدکار شخص کا انجام بخیر کیا ہو بلکہ ہمیشہ باوجود ظاہری کامیابی کے اسکے ساتھ ایک نہ ایک آفت ایسی لگی ہوتی ہے جو اسکو کسی پہلو چین نہین لینے دیتی اور آخرکار وہ خود اپنی بدی کا شکار ہوتا ہے - نیکو نکی قدر اور اُن سے محبت - مظلومون پر رحم اور اونکے ساتھ دلسوزی - ظالمون سے نفرت اور غضب - اس قسم کے خیالات عموماً ٹریجیڈی سے پیدا ہوتے ہین - پس کہا جاسکتا ہے کہ ٹریجیڈی کا اثر جو انسان کے دل پر باقی رہتا ہو وہ ضرور نیکی اور اخلاق کا حامی ہے -

شعرائے متقدمین ٹریجیڈی مین وحدت مضمون اور وحدت مکان وزمان کا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے متاخرین اور خاصکر متاخرین انگلستان کے نزدیک پہلی وحدت کے سوا دوسری دو وحدتون کی پابندی چندان لازمی نہین - وحدت مضمون سے یہ مراد ہے کہ تمام واقعات جو ایک (پلے) (Plot) مین داخل کیے جائین وہ آپس مین ایسے مربوط ہون کہ سب بہ حیثیت مجموعی ایک ہی نتیجہ کی طرف قدرتی طور سے اشارہ کرین کیونکہ کثرت مضامین ٹریجیڈی جیسی مختصر چیز مین لازمی طور پر طبیعتون مین انتشار پیدا کردیگی اور جو استغراق کہ اسکے سننے

www.urduchannel.in

کے لیے ضروری ہے اسمین بہت بڑا فرق آجائیگا اور وہ ولولہ جذبات مین پیدا نہو سکے گا جو ٹریجیڈی کے لیے از بس ضرور ہے اس سے بڑا ٹریجیڈی لکھنے والے شاعر مین اور کوئی نقص نہین ہے کہ وہ دو مختلف مضامین مقصود بالذات کو ایک ہی پلے مین ادا کرے جسکا یہ نتیجہ ہوگا کہ سامعین کی طبیعتین یکسو نہو سکین گی اور وہ دونون مضمونون مین سے ایک پر بہی کافی طور سے متوجہ نہو سکین گے البتہ ضمنی طور پر کچہہ باتین بیان ہو سکتی ہین جو اصلی غرض کے پورا کرنے مین کچہہ مدد دین - مگر حتی الوسیع ان ضمنی امورات کی کثرت سے بہی احتراز لازم ہے - وحدتِ مکان سے یہ مراد ہے کہ منظر کو ہرگز بدلنا نہ چاہیئے بلکہ سارا مضمون شروع سے آخر تک اُسی مقام مین ختم ہو جاے جہان وہ شروع ہوا تھا - اور وحدتِ زمان سے یہ غرض ہے کہ ضرورت سے زیادہ وقت نہ صرف کیا جاے - اور دو واقعات مین اتنی مدت نہ حائل ہو جاے جس سے مضمون کا تسلسل جاتا رہے اور بے لطفی پیدا ہو جاے غالباً اِن قیود کی پابندی کا منشا یہ معلوم ہوتا ہے کہ تماشائیو نکے متخیلہ پر جہانتک ہو سکے ناممکن الوقوع واقعات کا بوجھہ تماشا ہوتے وقت کم ڈالا جائے اور نقل کو حتی الامکان اصل کرد کہایا جاے اِن قیود کی پابندی زیادہ دشوار اور کم ضروری ہے متقدمین نے ان کی پابندی شاید اسلیئے ضروری سمجھی کہ اِسوقت تک تقسیم مضامین کا رواج نہ تھا بلکہ کل مضمون ایک ہی سلسلہ مین ادا کر دیا جاتا تہا اور تماشاگاہ کسی وقت خالی نہین چھوڑی جاتی تہی -

تقسیم مضامین پُرانے طریقہ پر ایک معقول اضافہ ہے - ٹریجیڈی عموماً پانچ حصو نمین تقسیم کی جاتی ہے جنمین سے ہر ایک کو ایکٹ کہتے ہین - پہلے ایکٹ

www.urduchannel.in

مین خلاصئہ مضمون ٹریجیڈی صاف صاف بیان ہوتا ہے۔ ایسا اہتمام کیا جاتا ہی کہ تماشائیون کا شوق بڑہے اور نتیجہ کے سمجہنے کیلئے مصالحہ فراہم کیا جاے جو اشخاص کہ تماشاگاہ پر آنے والے ہین اون سے روشناسی اور اِن کے خیالات و اغراض سے واقفیت ہوجاے۔ ڈراما نویسی کے ایام جاہلیت مین خلاصہ مضمون دیباچہ مین بیان ہوتا تہا اور ایک شخص سٹیج پر کہڑا ہو کر سارا مضمون شروع سے اخیر تک کہہ جاتا تھا۔ چونکہ یہ ترکیب نہایت بہدی اور بے لطف ہوتی تہی زمانہ حال کے ہنرمندون نے اسکو ترک کردیا۔ اب اظہار مضمون اِن دو شخصون کی بات چیت سے شروع ہوتا ہے جو پہلے پہل سٹیج پر آکر گفتگو کا آغاز کرتے ہین۔ دوسرے تیسرے اور چوتھے (ایکٹس) (ایکٹ) مین پلاٹ رنگ پکڑتی ہے یعنی نفس مضمون بتدریج زور پکڑتا جاتا ہے شاعر کی بڑی خوبی یہ ہے کہ ہمارے ولولون کو برابر اُبھارتا چلا جاے اور ہمارے جوش کو کسی جگہہ مدہم نہ ہونے دے شاعرانہ نزاکتون اور لمبی چوڑی فصیح و بلیغ تقریرون سے بچنا چاہیئے ورنہ اصلی غرض فوت ہوجائیگی یعنی جو آتش کہ سامعین کے دلونمین بہڑکائی گئی تہی فرو ہوجائیگی اور پہر طبیعتون کو نئے سرے سے اُبھارنا تقریباً ناممکن ہوجائیگا۔ پانچوان ایکٹ مضمون کے خاتمے اور پلاٹ کے سُلجہانیکا مقام ہے سب سے زیادہ شاعر کے ہنر کی یہان ضرورت ہوتی ہے۔ چاہیئے کہ یہ گتّھی قدرتی وسائل سے سلجہائی جاے۔ اور اون امور کو دخل نہ دیا جاے جو طاقت بشری سے باہر ہون۔ دوم انجام نہایت سادہ ہونا چاہیئے اسوقت طبیعتین پورے جوش پر ہوتی ہین پیچیدگی کی مطلق گنجایش نہین ہے ورنہ

www.urduchannel.in

دماغی انجمن زیادہ بڑہجائیگی اور وجدانی قوی مدہم پڑجائینگے جنمین اُسوقت تلاطم ہونا چاہیے تاکہ سارے مضمون کے لب لباب کا نقش پوری طرح سے طبیعتوں پر منقش رہے بیان چاہیئے کہ شاعر کا بیان نہایت سادہ سنجیدہ اور پر سوز ہو اور اسکی زبان قدرت کے ترجمان - تاکہ سامعین کے دل ہلجائین اور اونکی طبیعتونپر وہ کیفیت طاری ہو کہ انکو اپنی ہستی تک کی خبر نہ رہے -

اس مقام پر ایک عجیب منطقی اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ جب ٹریجیڈی کی غایت یہ ہے کہ طبایع مین حزن و ملال پیدا کرے پس ان جذبات کے موجزن ہونے سے دل مین مسرت کے بجاے انقباض پیدا ہوجائیگا اور استحصال خوشی جو انسان کی ایک فطری غرض ہے فوت ہوجائیگی رنج والم وہ تکلیف دہ کیفیتین ہین کہ جن سے حتی الوسع انسان بچنے کی کوشش کرتا ہے نہ کہ دیدہ و دانستہ خود انمین مبتلا ہوجاے اسلئے جب تک یہ ثابت نہ ہوجاے کہ انجام کار ٹریجیڈی سے خوشی حاصل ہوتی ہے اسمین شوق سے شریک ہونے کے لیے کوئی معقول وجہ پیدا نہین ہوسکتی اس اہم سوال کا سب سے سیدہا حل ذیل مین درج ہوتا ہے یہ بات سرشت انسانی مین رکھی گئی ہے کہ تمام تمدنی جذبات کا عمل ضرور خوشی کا باعث ہوتا ہے - مثلاً ایک مصیبت زدہ شخص کو دیکھکر اسکی تکلیف دور کرنے کی غرض سے ایک شخص کچھہ زر نقد بطور خیرات اسکو دیتا ہے اس فعل سے حقیقتہً مخیر کی مالی حالت کو کچھہ نہ کچھہ نقصان ضرور پہونچیگا اس لیے چاہیے کہ اسکو تکلیف پہونچے مگر ایسا نہین ہوتا یہ خیال کہ اس نے ایک اپنے ہمجنس کی مدد کی اسکے مالی نقصان کی تلافی ہی نہین کرتا بلکہ اسکے دل کو خوشی سے بھی بھر دیتا ہے

www.urduchannel.in

اور تکلیف کے خیال کو پاس تک نہین پھٹکنے دیتا اسیطرح دوستی، محبت، رحم وغیرہ اسی قسم کے جذبات ہین جنکے عمل سے محض ہمدردی کی بنا پر کچھ تکلیف ہوتی ہے مگر مہربانی اور انسانیت دلکو اسقدر گرمادیتی ہین اور خفیہ طور سے دلکو اس قدر مسرت ہوتی ہے کہ اُس سے تکلیف کی کافی تلافی ہوجاتی ہے ٹریجیڈی ہین علاوہ مذکورہ بالا وجہ کے جس سے تکلیف کم اور خوشی زیادہ ہوتی ہے اور چند مسرت بخش اسباب بھی موجود ہین اول یہ خیال کہ ہمارے رنج و ملال کا باعث ایک خیالی واقعہ ہوا ہے نہ کہ اصلی - دوم نظم کے دلکش خوبیان مضمون کا حُسن زبان کی شستگی خیالات کی پاکیزگی وغیرہ یہ کل خوشی پیدا کرنے والے اسباب بہ حیثیت مجموعی اُس تکلیف کا معقول بدل ہوجاتے ہین جو ٹریجیڈی سے دلکو پہونچتی ہے -

کامیڈی

جیسا کہ بیان ہوچکا ہے کامیڈی کی بنیاد تمسخر پر ہوتی ہے اور اسکا منشاء انسانی لغزشون کا خاکہ اوڑانا اور اسکا اصلی مقصود ان لغزشونکی اصلاح کرنا ہے اسلیے کامیڈی مین بڑی بڑی مصیبتون اور بھاری بھاری جرایم کا ذکر نہین ہوتا بلکہ خفیف اخلاقی نقص یا معاشرتی فروگذاشتین یا شخصی عادات و اطوار کا اس پیرایہ مین بیان ہوتا ہے کہ دیکھنے والے کے دل مین اِن باتون کی ناپسندیدگی متمکن ہوجاے - اور اوسکی نگاہ مین انکا کرنے والا قابلِ مضحکہ قرار پاجاے ہجو آمیز طریقہ سے انسانی لغزشون اور ناپسندیدہ عادتون کا مذاق اوڑانا کامیڈی کا نہایت اخلاقی اور قابل قدر خیال ہے - بایں خیال کامیڈی کی قدرتی ساخت مین ایسی کوئی بات نہین ہے کہ جسپر کسی قسم کا الزام عاید ہوسکے برخلاف اسکے

www.urduchannel.in

انسانی عادات کو مہذب بنانا معاشرتی آداب کیطرف توجہ کو مائل کرنا اور سب سے زیادہ بدی کو قابل تضحیک قرار دینا حقیقت مین دنیا کی سچی خدمت کرنا ہے بہت سی برائیاں ایسی ہین جنپر زیادہ پیچیدہ طور سے حملہ کرنے یا قوی دلائل لانے سے ایسا صدمہ نہین پہونچتا جیسا کہ ان کے خاکہ اوڑانے سے پہونچ جاتا ہے اسمین شک نہین کہ ظرافت بذاتہ ایک ایسی چیز ہے کہ اگر نالایق ہاتھون مین پڑجاے تو اس سے فائدہ کی نسبت نقصان زیادہ پہونچ جاتا ہے بعض دریدہ دہن بدلگام اور آوارہ مزاج مصنف محض ذاتی کدورت کی وجہ سے ایسے نیک شخصون کا مضحکہ اوڑا سکتے ہین جو قطعاً اس سلوک کے مستحق نہ ہون لیکن حقیقت مین یہ قصور کامیڈی لکھنے والے کا ہوگا نہ کہ خود کامیڈیکا اور اس بنا پر نفس کامیڈی پر کوئی طعن وارد نہین ہوسکتا اسمین شک نہین کہ بدوضع اور بے شعور مصنف کے ہاتھون سے کامیڈی مین خرابی اور ابتری پیدا ہوجائیگی مگر نیک نیت اور لایق شخص کے ہاتھون مین یہ صنف ایک دل خوشکن مشغلہ ہی نہوگا بلکہ نہایت قابل تعریف اور فائدہ بخش کام ثابت ہوگا۔

وہی قواعد وضوابط کامیڈی پر بھی حاوی ہین جو ٹریجیڈی کے لیے وضع کیے گئے ہین وحدت مضمون اور وحدت مکان وزمان کی پابندی اسمین بھی ضروری ہے بلکہ پچھلے دو وحدتون کی پابندی کا اسمین زیادہ لحاظ رکھنا پڑتا ہے۔ ٹریجیڈی کا مضمون کسی خاص ملک اور وقت سے خصوصیت نہین رکھتا۔ مصنف کو اختیار ہے کہ جہان سے اسکا جی چاہے اپنے لیے مصالحہ بہم پہونچاے مگر کامیڈی مین معاملہ اسکے بالکل برعکس ہے مصنف اپنے ہی ملک اور اپنی ہی زمانہ کی تصویر کھینچ سکتا ہے

www.urduchannel.in

ہے اسی امتیاز کی وجہ - صاف اور روشن ہے بڑی بڑی بدیان خاص نیکیان اور عالی جذبات بلا تخصیص قوم و ملت ہر ملک اور ہر زمانہ مین یکسان پائی جاتی ہین پس ان بدیون کے مرتکب یا اُن نیکیون کے فاعل سے خواہ وہ کسی ملک کا ہو اور تواریخ کے کسی حصہ سے تعلق رکھتا ہو ہمکو یکسان دلبستگی ہوگی برعکس اسکے رسم و رواج اوضاع و اطوار تمدنی اور معشرتی معاملات جنکی خلاف ورزی کا کامیڈی مین مذاق اوڑایا جاتا ہے ہر ملک اور ہر زمانہ سے جداگانہ خصوصیت رکھتی ہین اور غیر ملک والون سے ان چیزونکا زیادہ تر تعلق نہین ہوتا - پس دوسرے ملک یا زمانہ کے عیوب پر نکتہ چینی کرنا کامیڈی کا خون کر دینا ہے کیونکہ نہ ایسی باتون سے سامعین کے دلونمین کوئی خاص دلچسپی پیدا کیجا سکتی ہے اور نہ اُنکے کسی فعل کی اصلاح مقصود ہوتی ہے ایسا مضمون بانگ بے ہنگام سے زیادہ وقعت نہین رکھتا -

علاوہ ان دو خاص اور عظیم الشان قسمون کے اور بھی دو ایک قسم کے ڈراما محض وقت کاٹنے اور دل بہلانے کیلئے وضع کئے گئے ہین - ان مین سے خاص اور ممتاز (آپرا) (Opera) ہے جسکو موسیقی ڈراما کہنا چاہیئے - اسمین راگ اور ساز وغیرہ مقصود بالذات ہوتے ہین - خاص قسم کا اثر طبیعت پر پیدا کرنے کے لیے خاص خاص گتونکو خاص طرح سے ترتیب دیا جاتا ہے عمدہ راگ اور دلکش راگنیونمین غزل سرائی ہوتی ہے نفیس اور دلفریب منظر دکہلائے جاتے ہین دل بہلانے کیلئے ایک آدہ پھڑکتی ہوئی نقل بھی کیجاتی ہے اور اسطرح دو تین گھنٹہ خوشی مین بسر کرنیکے لئے عمدہ سامان فراہم کیا جاتا ہے (کانسرٹ) (Concert) ایک قسم کی

www.urduchannel.in

محفل رقص وسرود ہوتی ہے اسمین بھی سواے دل بہلانے کے اور کچھ مقصود نہین ہوتا - دن کے تھکے ہارے خدا کے بندون کے لیے جو دن بھر مکروہات دنیا مین پھنسے ہوتے ہین اور جنکی طبیعتون مین ایک قسم کا انقباض پیدا ہوجاتا ہے ایسے اسباب جمع کرنے کی فکر کیجاتی ہے جن سے انکا غم غلط ہو اور دن کے خیالات پریشان خواب بنکر ان کے دماغون کو زیادہ پریشان نکر سکین محفل سے اٹھکر اپنی طبیعتو نمین وہ ایک ایسا سرور پائین جس سے کم از کم بقیہ شب آرام سے بسر ہوسکے اور دن کے وقت اس خیال سے انکی محنت اور تکلیف مین آسانی ہوجاے کہ شبکو وہ ایک ایسے جلسہ مین جانے والے ہین جو دلکش اور بے آزار ہونے کی حیثیت سے بہشت برین کا نمونہ ہوگا ؎

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد	کسے را باکسے کارے نباشد

زات
راما

ڈراما کے اقسام پر سرسری نظر ڈالنے کے بعد اسکے لوازمات پر بھی ایک نظر ڈالنا ضروری ہے ڈراما کی تصنیف ہونے کے بعد اسکو عملی شکل مین دکھلانے کیلیے چند باتین اتنی ہی ضروری ہین جتنا کہ تصنیف کے لیے مصنف اور جنکے نہونے سے ڈراما - ڈراما نہین رہ سکتا - اول ایسے اشخاص جو ڈراما کے مختلف لوگون کے قایم مقام ہوسکین اور اپنے اپنے حصہ کو بہ حسن وجوہ انجام دیسکین جنکو اصطلاح مین ایکٹرس ([illegible]) کہتے ہین - دوم سٹیج یعنی تماشاگاہ ایسی جگہہ جو بذاتہ یا بمدد صنعت انسانی ڈراما کی تمام مکانی ضرورتون کو کافی ہو اور اسمین ایک بڑا حصہ شایقین ڈراما کے لیے وقف ہوسکے - سوم ساز و سامان موسیقی جو ڈراما کو زیادہ دلکش بنانے کیلیے ازبس ضروری ہے بلکہ فی زمانہ اسکا عنصر سمجھا جاتا ہے - ایکٹرس اپنے فن مین کامل

www.urduchannel.in

ہونے کے علاوہ حسنِ صورت اور حسنِ سیرت دونوں سے آراستہ ہونے چاہئین اُنکا سوشل (Social.) رتبہ بھی بلند ہونا چاہیئے ورنہ وہ ہرگز سامعین کے دلونپر وہ اثر نہ پیدا کرسکین گے جو ڈراما کا مقصود ہے۔ بلند مرتبہ لوگون کی شرکت اُسی وقت ہوسکتی ہی جبکہ ملک مین ایکٹرس کا پیشہ معزز سمجھا جائے اور اسمین شریک ہونا کسیطرح خلاف شان شرافت نہ خیال کیا جائے۔ علاوہ ازین چونکہ ڈراما کے لوگ فرقۂ ذکور واناث دونون سے ہوتے ہین اِنکے قایم مقام ایکٹرس بھی دونون گروہون سے ہونا چاہئین مردون کا عورتون کے لباس مین ظاہر ہونا خواہ وہ مرد ہی ہون ڈراما کے لطف کو بالکل برباد کردیتا ہے مرد وہ قدرتی نزاکت شرگین مستانہ چال دلکش طرز تقریر خوش الحانی دردانگیز آواز دل چھین لینے والی ادائین اور سب سے زیادہ وجدانی خوبیان کہان سے پیدا کرسکتا ہے جو فطرت نے فرقۂ نسوان کے ساتھ مخصوص کردی ہین پس عورتون کا ایکٹرس مین شریک ہونا نہایت ضروری ہے چاہیئے کہ ایسی عورتین حسن وجمال مین ممتاز ہونے کے سوا نہایت عفت مآب اور بے داغ چال چلن اور اعلیٰ خاندان سے ہون تاکہ اونکے اقوال وافعال طبیعتو نمین گھر کرین اگر ایسا نہوگا تو ڈراما کی خوبی کو سخت نقصان پہونچیگا یہی وجہ ہے کہ اُن ہی قومون مین کم وبیش ڈراما کا چرچا رہا ہے جنمین موسیقی سازون کا استعمال اور راگ جزو عبادت سمجھا گیا ہے اور عورتون کے پردے مین رکھنے کا رواج نہین رہا اور وہ قومین جو غنا کو عبادت کا حارج اور طبیعت کو لہو ولعب مین ڈالنے والا سمجھتی رہین اور جن مین پردۂ نسوان کی سختی سے پابندی کی گئی ڈراما کے لطف سے بالمرہ محروم رہین۔ راگ اور پردہ کی بھلائی

www.urduchannel.in

اور برائی پر گفتگو کرنا ہماری بحث سے خارج ہے۔ لہذا اسکو نظر انداز کیا جاتا ہے اب وہ زمانہ نہین رہا ہے کہ سٹیج کسی پہاڑ کی کھوہ کھلے ہوئے میدان یا فقیر کی خانقاہ مین کیلے کی تیتی کٹڑی کر کر طیار کر لیا جاسے نہ وہ وقت ہے کہ تختی پر منظر کا نام لکھکر عوام کے سامنے پیش کر دیا جاسے بلکہ حسب ضرورت سیٹج کو آراستہ کرنا ایک مستقل ہنر سمجھا جاتا ہے رنگ برنگ اور مختلف نقش ونگار سے آراستہ پردون کے ذریعے سے مختلف موقعون کے منظر اس خوبی سے دکھلائے جاتے ہین کہ نقل پر اصل کا دہوکہ ہونے لگتا ہے اور دلخواہ مخواہ اسکی طرف کھنچا چلا جاتا ہے موسیقی کے وہ ساز بہم پہونچائے جاتے ہین کہ انسان کو محویت مین اپنی جان تک کی خبر نہین رہتی زمانہ یہان تک ترقی کر گیا ہے کہ اخبار پانیر کی یہ رائے بالکل صحیح معلوم ہوتی ہے کہ اگر خود شیکسپیر (Shakespeare) اس زمانہ مین موجود ہوتا تو اسکو نکتہ چینیون کی موشگافیون سے جان چہوڑانا مشکل ہوجاتا اور اسکو بچہ بچہ سے سٹیج کے متعلق سبق لینا پڑتا۔ پس وہ سٹیج جو ایسے اسباب سے آراستہ نہین ہین لوگون کو اپنی طرف کھینچنے مین ہرگز کامیاب نہین ہوسکتے۔

www.urduchannel.in

یوروپین ڈراما

جسطرح اور حیثیتون سے آج یورپ تمام دنیا سے ممتاز ہے اسیطرح ڈراما کے اعتبار سے بہی وہ فرد نظر آتا ہے۔ ہرچند اور دنیا کے حصونمین بہی ڈراما کا چرچا مدت دراز سے چلا آتا ہے مگر موجودہ حالت کے لحاظ سے دوسرے ممالک کے ڈراما کو یورپ کے ڈراما سے کچھہ نسبت نہین تواریخ پر اعتبار کیا جائے تو یورپ کے ڈراما لکھنے والے دیگر مقامات کے اپنے ہم فنون سے زیادہ قدیم ثابت ہونگے۔ یورپ مین ڈراما کا آغاز اُس ملک سے ہوا جسکی فضیلت کا سکہ ہمارے دلونپر آج تک بیٹھا ہوا ہے اور جہان کے حکما اور اطبا کے اقوال کو ہملوگ احکام الٰہی سے کچھہ کم وقعت کی نگاہ سے نہین دیکھتے اور اُن مین نقص نکالنے کے گناہ کو کتب سماوی پر حرف گیری کرنے کے گناہ کے برابر سمجھتے ہین۔ اُس مقدس ملک سے میری مراد سرزمین یونان ہے۔ مسیح علیہ السلام سے تقریباً ساڑھے پانسو برس پیشتر اِس ملک مین اِس فن لطیف کی بڑی شاخ یعنی ٹریجیڈی کی بنیاد پڑی اسکے آغاز کا قصہ اسطرح پر ہے کہ یونان مین ایک دیوتا بکیس (یونانی ڈر) نامی پر ایک بکرا چڑہایا جاتا تہا بکرے کی قربانی کے بعد سب پوجاری ملکر بکیس کی تعریف مین بہجن گایا کرتے تہے جسکا نام (کورس) (Chorus) تہا کبھی کبھی سارے حاضرین کورس مین شریک ہوجاتے تہے۔ اخرکار اسی مضمونکو باربار دہراتے سے لوگ بدمزہ ہونے لگے حاضرین کے شوق قایم رکہنے کیلئے

www.urduchannel.in

جلسہ مین جدّت پیدا کی گئی یعنی جب گانے والے تھک جاتے تو ایک شخص کھڑا ہو کر خوش الحانی سے کچھ اشعار لوگون کو سناتا اس ترکیب کا موجد ایک شخص (تھیس پس) (Thespis) نامی ہوا ہے چونکہ اس ایجاد کو قبولیت کا درجہ نصیب ہوا اسلیے پچاس سال کے بعد دوسرے شخص (ایسکائیلس) (Aeschylus) نے دو شخصون کی گفتگو کے طریقہ کو اسمین داخل کیا وہ کسی دلچسپ قصہ کو نظم کرتا اور اپنے ایکٹرون کو پردون وغیرہ سے آراستہ سٹیج پر عوام کے سامنے پیش کرتا رفتہ رفتہ کورس مین بیکس کی تعریف کا مضمون کم ہوتا گیا اور نفس قصہ پر کورس ہونے لگے۔ اسطرح پر ٹریجیڈی نے باقاعدہ شکل اختیار کی یہ ایسکائیلس یونان مین ٹریجیڈی کا موجد سمجھا جاتا ہے اسکے مضامین پر اسکے دو جانشینون سُفاکلیز (Sophocles) اور یوری پائیڈیز (Euripides) نے معتد بہ اضافہ کیا اور ٹریجیڈی کو غایت قصویٰ پر پہونچا دیا۔ یہ نہایت تعجب کی بات ہے کہ تمام ابتدائی مدارج اس فن نے نہایت قلیل مدت مین طے کر کے کمال کا درجہ حاصل کر لیا۔ سفاکلیز جو یونانیون مین سب سے بڑا ڈرامٹک ٹریجیڈی لکھنے والا سمجھا جاتا ہے اسکائیلس سے کل تیس برس بعد پیدا ہوا تھا۔

یونانی شعرا اصل مضمون اپنی قومی روایات سے لیتے اور اسکو قطع و برید کے بعد اپنے ڈھنگ کا بنا لیتے تھے ان کے ٹریجیڈی کا پلاٹ عموماً سادہ ہوتا تھا کثرت واقعات سے خواہ مخواہ مضمون کو پیچیدہ کرنا انکے مذاق کے خلاف تھا۔ وحدت مضمون اور وحدت مکان و زبان کی سختی سے پابند تھے۔ انکی اس قسم کی

www.urduchannel.in

تصنیفات مین مذہبی اور اخلاقی رنگ نمایان طور پر جھلک مارتا ہے - جذبات انسانی کے پُرپیچ وخم گتھیونکو متاخرین کے مقابلہ مین کم سُلجھایا ہے اور وہ مصائب جو وجدانیات پر مبنی ہین کم بیان ہوئے ہین خالص عشقیہ مضامین پر صرف ایک یا دو ٹریجیڈی لکھی گئی ہین - سب سے بڑی خصوصیت یونانی ٹریجیڈی کی یہ ہے کہ اسمین آسمانی دست اندازی اور دیوتاؤن کے دخل در معقولات کو بہت زیادہ داخل کیا گیا ہے انسان سے وہ طاقت یعنی فعل مختاری جسکی وجہ سے اسکو اور ذی روحونپر شرف حاصل ہے سلب کر لی گئی اور اسکو دیوتاؤن کے ہاتھہ مین کٹ پتلی بنا دیا گیا - جو ناچ چاہتے ہین اسکو نچاتے ہین اور وہ بیچارہ مجبوراً انکے احکام کی تعمیل مین سرگرم رہتا ہے اسکو اپنے بھلے بُرے مین کچھہ دخل نہین اور لطف یہ کہ اسکو اپنے افعال بد کی پاداش مین وہ انتہائی مصائب برداشت کرنے پڑتی ہین جسکو عقل سلیم ہرگز روا نہین رکھہ سکتی اسلئے یونانی ٹریجیڈی باوجود حسن کلام اور تمام شاعرانہ نزاکتون اور خوبیون کے اُس اصلی جوش کے پیدا کرنے مین قاصر پائی جاتی ہے - جو اس مضمون کی جان ہے جب ہم دیکھتے ہین کہ ہمارا ہیرو محض بے دست و پا ہے وہ برے یا بھلے افعال کے صادر کرنے پر قادر ہی نہین ہے اور جو کچھہ وہ ہمارے سامنے کر رہا ہے اُسمین ایک زبردست طاقت کا قوی ہاتھہ صاف نظر آرہا ہے یا جو تکلیف اور سختیان کہ وہ برداشت کر رہا ہے ازل سے اسکی قسمت مین مقسوم ہو چکی ہین اور وہ کسی انسان کے مٹائے مٹ نہین سکتین تو پھر ہمارے خیالات مین تلاطم تو کیا تموج بھی پیدا نہین ہو سکتا - البتہ اسکی اسقدر بد قسمت پیدا کئے

www.urduchannel.in

جاننے پر ایک قسم کا افسوس اور کسیقدر اسکے ساتھہ دلسوزی ہوگی اور بس ۔ متقدمین یونان کی طرف سے یہ معذرت البتہ پیش ہو سکتی ہے کہ جب سارے ملک کا یہی اعتقاد تہا کہ نہایت چھوٹے چھوٹے کامون مین دیوتاؤن کی شرکت ضروری اور انکا دخل لازمی سمجھا جاتا تھا تو ایسے کامونمین جنپر موت اور زیست کا مدار تھا وہ کیونکر داخل نہ کئے جاتے ۔ کسی عقیدہ کو باطل ٹھیرانا حکما کا کام ہے نہ کہ شعرا کا ۔ شعرا کا صرف اسیقدر فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے زمانہ کے خیالات وحالات کا ایک ایسا وجدانی آئینہ طیار کردین کہ جسمین اُس زمانہ کی شکل نظر آجاے اس بنا پر کہا جاسکتا ہے کہ یونانی متقدمین نے حق شاعری بخوبی ادا کردیا اگر وہ ایسا نہ کرتے تو ضرور ادا ے فرض سے قاصر سمجھے جاتے رہا ملک کا اعتقاد دُسکے نیک وبد سے شاعر کو کچھہ بحث نہین ۔

ارسطو نے عجیب لطیف پیرایہ مین اپنے اِس قومی نقص کا اعتراف کیا ہے اسکا قول ہے کہ ٹریجیڈی کے اشخاص سراسر نیک یا بد نہونی چاہئین کیونکہ قطعی نیک شخص کی وجہ مصیبت نہ معلوم ہونے سے ہمارے دلون کو سخت صدمہ پہونچیگا اور ہمکو بے حس کردیگا اور قطعی بد شخص کی بلا مین پھنسنے سے ہماری قوت رحم مین کچھہ تحریک پیدا نہوگی ۔ پس چاہیئے کہ ایسے لوگ اختیار کئے جائین جو دنیا مین بکثرت پائے جاتے ہین یعنی جسمین نیکی اور بدی ملی ہوئی ہون اور دونون طرف اُنکی طبیعت کا میلان یکسان طور پر راجح ہوسکے اُنہین مصائب کا ذکر سود مند اور عبرت انگیز ثابت ہوسکتا ہے جو خود افعال انسانی کا نتیجہ ہون ایسے مضامین ہماری وجدانیات پر نہایت گہرا اثر ڈالتے ہین اور ہمارے لیے عمدہ رہنما ثابت

www.urduchannel.in

ہوتی ہین - ارسطو کی راے کا خلاصہ یہ ہے کہ ایسے اشخاص کو اپنی ٹریجیڈی کا
ہیرو نہ انتخاب کرو کہ جنکی مصیبت کی کوئی وجہ اُنھین کے افعال سے قایم نہو سکے
اور خواہ مخواہ انکو کسی دیوتا یا تقدیر کا شکار بننا پڑے یونانی ٹریجیڈی کا بیان ختم کرنے
سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مضمون سے کے مشہور یونانی مصنفونکی
شان مین دو چار جملے تحریر کئے جائین یہ بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اپنی پہلی
معذرت کا ایک دفعہ پھر اس مقام پر اعادہ کردون - مجھکو یونانی فرانسیسی اور سنسکرت
زبانون سے واقفیت نہین ہے ان زبانون کے نامور شعرا سے میرا التعرف
انگریز علما کے توسط سے ہوا اور انھین انگریزی علما کے جوان بزرگوارون کی نسبت
راے ہے اسکا کسیقدر تصرف کے ساتھ مین ترجمان ہون -

ایسکائیلس جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا یونانی ٹریجیڈی کا موجد ہے اسکے
خیالات اور کلام مین وہ تمام خوبیان اور نقص موجود ہین جو نقش اول کے مہیا کرنے
والی مین ہوتے ہین خیال مین تنگی اور کلام مین جوش ہے استعارات کے استعمال
نے مضمونکو کسیقدر بعید الفہم کردیا ہے - اسکے کلام مین رزمیہ خیالات اور بیان
بکثرت موجود ہین طبیعت مین بلند بینی ضرور ہے مگر جوش کے مقابلہ مین نزاکت بہت
کم ہے - اعجازی مضامین کے بیان کا شوق غالب ہے - سفاکلیز (Sophocles)
تینون ٹریجیڈی لکھنے والون مین سب سے بڑا ماہر فن ہے - صحت مضمونکی سب سے
زیادہ پابندی کرتا ہے اور طرز ادا سب سے زیادہ دلکش ہے طبیعت نہایت
رسا ہے اور خیالات مین انتہا سے زیادہ بلند پروازی - مرقع کھینچنے مین اپنا
جواب نہین رکھتا (یوری پائیڈیز) (Euripides) فصاحت اور نزاکت کے

www.urduchannel.in

لحاظ سے سفاقلیز سے بڑھا ہوا ہے مضمون کو ادا کرنے کی دھن مین اکثر صحت ہاتھ سے جاتی رہتی ہے پھر بھی آغاز و انجام زیادہ ہنرمندی سے سرانجام نہین پایا اخلاقی خیالات کا نہایت دلدادہ ہے بہرحال سفاقلیز اور یوری پائیڈیز ٹریجیڈی لکھنے والون مین نہایت اعلیٰ درجہ رکھتے ہین دونو نکا طرز ادا فصیح اور دلکش ہوتا ہے گویا قدرت کی زبان سے گفتگو کرتے ہین - زمانہ قدیم و حال کے فرق کی رعایت کے بعد دونون کے مضامین سادہ دلچسپ اور طبیعت مین گھر کرنے والے ہوتے ہین -

کامیڈی کا آغاز یونان مین ہجو ذاتی سے شروع ہوتا ہے مشہور اشخاص کی ہجو لکھی جاتین اور ان کے سوانگ لائے جاتے نام تک کا بھی پردہ نہ کیا جاتا ان تحریرون سے ثابت ہوتا ہے کہ یونانی جمہوری سلطنت مین آوارگی اور فساد کا مادہ کس درجہ تھا اور وہ تمسخر کے کس قدر دلدادہ تھے کہ انکے مشہور فاضلون لائق ججون قابل مقننون زبردست جنرلون اور فاضل فلاسفرون کا عام تماشا گاہ پر نام لیکر خاکہ اڑایا جاتا اور انکی پیشانی پر شکن تک نہ آتا بلکہ کبھی کبھی ہجو کی صداقت کا انکو اسقدر یقین ہو جاتا تھا کہ نامور اشخاص کو جنکی ہجو کیجاتی تھی اُلٹے لینے کے دینے پڑ جاتے تھے (ارسٹافنیز) (Aristophanes.) کی کامیڈی جنمین سے گیارہ اسوقت تک موجود ہین اسی قسم کے ہین ان کا رنگ ان تمام تحریرات سے علیحدہ ہے جنپر لفظ کامیڈی صادق آسکتا ہے - اکثر ان مین سے پولیٹیکل ہجو ہین جو اُسوقت کے انتظام سلطنت کے برخلاف لکھی گئی ان مین ملکی معاملات پر تعریضاً اس کثرت سے اشارے کئے گئے ہین کہ جب تک اس زمانہ کی ملکی تاریخ سے پوری واقفیت نہو ان کے

www.urduchannel.in

مطالب اچھی طرح سے ذہن نشین نہین ہوسکتے۔ زندہ دلی ہجو اور تمسخر آرسٹافنیز کی خصوصیات سے ہین اسکے کلام مین کہین کہین شاعرانہ شوخی اور بلند پروازی بھی پائی جاتی ہے مگر عموماً اسکے کلام کے دیکھنے سے اس وقت کی یونانی ظرافت کی عمدہ راے ہم قایم نہین کرسکتے اسکی کامیڈی عوام کے خوش کرنے کو تصنیف ہوئین۔ تمسخر مین انتہا کا مبالغہ کیا گیا ہے ظرافت نقالی کی حد تک پہونچگئی اور ذاتی حملے نہایت دل دکھانے والے اور بیرحم ہین فحش اس درجہ بڑھا ہوا ہے کہ اسکا تحمل نہین ہوسکتا مشہور ہے کہ سقراط کی ہلاکت کا باعث اسی کی ایک ہجو یہ نظم ہوئی۔

ارسٹافنیز کے زمانہ کے بعد سٹیج پر صراحتاً نام لیکر ذاتی حملہ کرنا قانوناً ناجایز قرار دیدیا گیا کیونکہ یہ ترکیب آسایش عامہ مین سخت خلل انداز ثابت ہوئی۔ مگر اس سے بھی زیادہ فائدہ نہوسکا مضمون وہی رہا البتہ قانون سے بچنے کیلیے اصلی نامون کی جگہہ فرضی نام داخل کیے گئے مگر زندہ اشخاص پر بدستور حملہ ہوتا رہا۔ نام نہین لیا جاتا تھا مگر اس وضاحت سے انکا بیان کیا جاتا کہ انکی تصویر فوراً ذہن مین آموجود ہوتی اور نام لینے کی ضرورت باقی نہین رہتی تھی۔ اس قسم کی کامیڈی سب ضایع ہوگئی اور ہمارے زمانہ تک ایک بھی نہین پہونچی۔ جب سٹیج پر کنایتاً ذاتی حملہ کرنا بھی قانونی جرم ہوگیا تب کامیڈی نے وہ شکل اختیار کی جو اسوقت موجود ہے۔ یعنی شخصی حملون کے بجاے عادات واطوار تمدنی اور معاشرتی معاملات کی تصویرین کھینچی جانے لگین اس قسم کے مصنفون مین (مینانڈر) (Menander) سب سے زیادہ مشہور اور سربرآوردہ شاعر ہے افسوس کہ اسکی تصنیفات بھی ضایع ہوگئین مگر اسکے نقش قدم

www.urduchannel.in

بر چلنے والے دو لاطینی شعرا پلاٹس (Plautus) اور ٹرینس (Terence)
کی پاکیزہ کلام سے اسکی عظمت اور علو شان پر استدلال کیا جا سکتا ہے۔

مضمون ہٰذا کی ترتیب یہ چاہتی تہی کہ یونانی ڈراما نویسوں کے بعد لاطینی ڈراما نویسونکا ذکر کیا جاے لیکن مین عمداً اِس ذکر کو ترک کرتا ہون تاکہ اُردودان پبلک کی نازک طبیعتون پر قدیم زبانونکے شعرا کی ذکر کا جس سے ہندوستان مین کوئی دلچسپی نہین ہے زیادہ بار نہ پڑے۔ اسیلیے مین فرانسیسی ڈراما کی مجمل ذکر کے بعد انگریزی ڈراما کا ذکر کرونگا اور اسی پر یورپ کے ڈراما کا ذکر ختم ہوگا۔

فرانسیسی ڈراما

فرانس کے ڈراما نویسون نے جن مین سے۔ کارنیل (Corneille) ریسین (Racine) اور والٹیر (Voltaire) کے نام ہی نامی مخصوص طور سے قابل ذکر ہین۔ ٹریجیڈی کی رونق اور اِسکے وقار کو بہت کچھ بڑہایا اور اسکے مرتبہ کو بہت اعلیٰ کر دیا متقدمین یونان کی طرز مین انہون نے بہت کچھ اضافہ کیا ٹریجیڈی مین واقعات کی تعداد اور جذبات کے شمار کو بڑہایا اور پہر اسکو اس خوبی سے ترتیب دیا کہ وحدت مضمون کو بہی ہاتہ سے نجانے دیا ڈراما کے اشخاص کے ذکر مین زیادہ وضاحت سے کام لیا اور اسطرح مضمون کو زیادہ پر لطف اور دلچسپ کر دیا طرز ادا مین متقدمین کے نمونون کی تقلید کی۔ وحدتون کی پابندی مین زیادہ مبالغہ کیا۔ اخلاق حمیدہ اور خیالات پسندیدہ کے واجب التعظیم احاطہ سے کبہی قدم باہر نہ رکہا طرز تحریر مین حسن کلام خوبی بیان تکلفات شاعری اور الفاظ کی لطیف بندشونکو ہاتہ سے نہ چہوڑا۔ زمانہ حال کے مذاق کے موافق اگر ان مین کوئی نقص ہے تو یہ ہے کہ اِنکے کلام مین گرمی اور جوش نہین ہے اور نہ انکی زبان جذبات کا

www.urduchannel.in

فطری آئینہ ہے۔ انکی تقریرین ضرورت سے زیادہ طویل ہوتی ہین۔ فصاحت کی دہن مین جوش اور ولولہ پیدا کرنیکا خیال نہین رہتا اور تکلفات کی ادہیڑ بن مین سادگی کا خون ہوجاتا ہے۔ خود والیٹر نے فرانسیسی تہیٹر کے نقصون کو تسلیم کیا ہے اسکا قول ہے کہ اعلیٰ سے اعلیٰ فرانسیسی ٹریجیڈی طبیعت پر گہرا نقش نہین بٹھلا سکتی عشقیہ مضامین کی بہر مار بناوٹی اور پر تکلف تقریرون کی کثرت سے ان مین پہیکا پن اور بدمزگی پیدا ہونے لگتی ہے۔ اسکا خیال ہے کہ انگریزی تہیٹر کا حسن عمل اور ولولہ انگیز جوش اور فرانسیسی تہیٹر کی مستحکم باقاعدگی اور مہذب سلیقہ شعاری ٹریجیڈی کو کامل بنانے کیلئے ازبس ضروری ہین۔

کارنیل جو حقیقت مین فرانسیسی ٹریجیڈی کا موجد ہے بلند بینی مضمون آفرینی اور خیالات کی عظمت کے لحاظ سے شعرا مین بلند مرتبہ رکہتا ہے اس نے اپنی جودت طبع کا لوگون کے دلون پر سکہ بٹھلا دیا اسکی طبیعت ٹریجیڈی کے مقابلہ مین مثنوی لکھنے کیلئے زیادہ مناسب تھی کیونکہ اسکے کلام مین سوز و گداز کے مقابلہ مین بلند پروازی زیادہ پائی جاتی ہے اسکی پرگوئی اور قادر الکلامی کو سب تسلیم کرتے ہین ان نقصون سے اسکا کلام بھی خالی نہین ہے جو ایک پرگو شاعر کے کلام مین ہوتے ہین بہت سی ٹریجیڈی اسکی تصنیف سے یادگار ہین جنکی ذاتی خوبیون مین بہت بڑا فرق ہے۔ یہ غالباً اسکی زیادہ گوئی کا سبب ہے ورنہ ایک زبردست قلم سے نکلے ہوئے ایک ہی قسم کے مضامین مین جایز فرق کے ساتہہ مطابقت ہونا چاہیئے۔ نہ کہ اختلاف۔

ریسن ٹریجیڈی لکھنے والے شاعر کی حیثیت سے کارنیل پر تفضیل رکھتا ہی

www.urduchannel.in

اسمین کارنیل کی سی پرگوئی اور بلند پروازی نہین ہے مگر ساتھہ ہی اسکی سی شیخی اور تعلی بھی نہین رکھتا سوز و گداز کے لحاظ سے کارنیل پر قطعی ترجیح رکھتا ہے بہت کم شاعر ایسے ہوئے ہین جنکا کلام ریسن سے زیادہ پرسوز اور دل ہلا دینے والا ہو۔ اسکی زبان اور شاعری غیر معمولی طور پر شستہ اور شیرین واقع ہوئی ہے کہا جاسکتا ہی کہ روانی طبع حسن شاعری اور قافیہ کو خوبی کے ساتھہ وارد کرنے مین اسکو سب فرانسیسی شعرا پر فضیلت ہے۔

بہت سے ٹریجیڈیو نمین والٹیر اپنے اسلاف سے کسی طرح کم نہین اور ایک معاملہ مین ان سب سے بڑھ گیا ہی وہ نازک اور دلکش ضمنی مقامات کو اس خوبی سے ٹریجیڈی مین داخل کرتا ہے کہ اصل مضمونکی خوبی دو بالا ہو جاتی ہے اسکی فضیلت کی خاص وجہ یہی ہے اسمین وہ نقص ضرور ہین جو اور فرانسیسی مصنفون مین بھی پائے جاتے ہین اور جبکا وہ خود بھی شاکی ہے یعنی کلام مین زور اور جوش کا نہونا اور پلے مین طولانی فصیح تقریرون کا داخل کرنا پھر بھی اسکے اشخاص پرجوش۔ اسکے واقعات عجیب دلکش اور اسکے خیالات عالی ہوتے ہین۔ عجیب تر یہ ہے کہ والٹیر کے مضامین سب ٹریجیڈی لکھنے والے شعرا مین زیادہ مذہبی اور زیادہ اخلاقی ہوتے ہین۔

باقاعدگی پاکیزگی اور شائستگی فرانسیسی کامیڈی کی خصوصیات سے ہین۔ کہا جاتا ہے کہ فرانسیسی کامیڈی شائستہ اطوار اور مہذب عادات سکھلانے کی عمدہ تعلیم گاہ ہی اور انگریزی کامیڈی بد عادات اور برے اطوار سکھلاتی ہے اس طرز خاص کے لکھنے والے فرانس مین کثرت سے پیدا ہوئے ان مین سے اکثر

www.urduchannel.in

مشہور لوگون مین شمار ہوتی ہین لیکن وہ شخص مشہور اور نامور مالیر (Moliere) ہے جسکی ذات پر فرانس کو ناز ہے اور جو وہان کے کامیڈی لکھنے والون کا تاج سمجھا جاتا ہے اسکے ہم عصرون مین سے جو نہایت لایق لوگ تھے ایک بھی اسکی ہمسری کا دعوی نہین کرسکتا - والیٹر اسکو تمام ملکون اور مختلف زبانون کی کامیڈی لکھنے والونپر فضیلت دیتا ہے اور یہ اسکی راے تعصب اور طرفداری پر مبنی معلوم نہین ہوتی کیونکہ ہر پہلو پر غور کرنے کے بعد ایسا کوئی نظر نہ آئیگا جسکو مالیر پر ترجیح دیجاسکے وہ ہمیشہ لغزش انسانی اور برائی پر تعریض کرتا ہے اس نے اپنے ہی زمانہ سے بہت سے قابل مضحکہ باتین انتخاب کین اور انپر ٹھیک چوٹین کین ظرافت اسکی طبیعت مین کوٹ کوٹ کر بھری گئی تھی اسکی بات بات سے مذاق ٹپکا پڑتا تھا مگر ایک بھی فقرہ اسکا دل دکھانے والا نہ ہوتا تھا - اسکی منظوم کامیڈی اپنی قسم مین نہایت ممتاز اور پر عظمت نظمین ہین جن مین نہایت نازک اور تہذیب آمیز ہجویہ پیرایہ مین برائیون سے پردے اوٹھا دیئے گئے - اور گویا بھری محفل مین انکی قلعی کھولدی گئی - اسکی نثر کامیڈیونمین اگرچہ ظرافت بکثرت ہوتی ہے مگر ان مین کوئی ایسی نازیبا بات نہین ہوتی جو ایک شایستہ اور مہذب شخص پر شاق گذرے یا جس سے پرہیزگاری اور نیکی پر کوئی طعن عاید ہو سکے باوجود ان ان تمام خوبیون کے مالیر مین - دو ایک نقص بھی پائے جاتے ہین خود والیٹر کو جو اسکا اسقدر مداح ہی ان نقصون سے اقبال ہے - وہ پلاٹ کے ختم کرنے مین چندان کامیاب نہین دکھلائی دیتا ختم کرنے مین وہ بہت عجلت کرتا ہے جتنی تیاری کی ضرورت ہے وہ عمل مین نہین لاتا اور ناممکن الوقوع طریقہ سے

www.urduchannel.in

ختم کر دیتا ہے۔ نثر کی کامیڈیون مین کبھی کبھی بیان لمبا اور بے نمک ہو جاتا ہے ہنسانے والے مضامین مین اعتدال سے گذر کر نقالی کی حد تک جا پہونچتا ہے باوجود ان ساری باتونکی ایک بھی شخص ایسا نہین گذرا۔ جسکی فطرت مین مالیر سے زیادہ کامیڈی کا مذاق ہو یا جس نے بہمہ وجوہ کامیڈی کے مضامین کو اوس سے زیادہ خوبی اور کمال کے ساتھہ ادا کر دیا ہو۔

انگریزی ڈراما

انگریزی ڈراما کی پوری تاریخ لکھنا یا اوسکے تغیر و تبدل کو بالتفصیل بیان کرنا ہمارے مضمونکی وسعت سے باہر ہے اسکے جملہ پہلوؤن پر مجمل طور سے نظر ڈالنے کیلئے بھی ایک مستقل کتاب کی ضرورت ہے۔ پس اسیقدر ریمارکس پر اکتفا کیا جائیگا جو مضمون ہذا کے لیے نہایت ضروری ہون اور جنکی اس مختصر مین گنجائش ہو سکے انگلستان مین بھی ڈراما کا آغاز مذہب ہی سے شروع ہوا۔ جسطرح قدیم زمانہ مین مقدس کورس سے ڈراما کی ابتدا ہوئی ہے اسیطرح عیسوی زمانہ مین ایسٹر (Easter) کی تقریب سے اسکا آغاز ہوتا ہے۔ جبکہ رومن کتھیلک مذہب کا۔ انگلستان مین زور تھا۔ گڈ فرائیڈے (Good-Friday) کی وجدانی رسومات مسیح مصلوب کی نقل کو قبر مین اُتارنا اور پھر اتوار کے دن آسمان پر جانے کے لیے قبر سے نکالنا مسٹریز (Mysteries) یعنی اسرار کہلاتے تھے۔ مڈل ایجیز (Middle Ages) یعنی زمانہ وسطی مین تمام یورپ مین اُن مقدس پلیز (Plays) کا یہی نام رکھا گیا تھا جن سے زمانہ حال کے ڈراما کی ابتدا ہوئی ہے پہلے پہل ان پلیز مین صرف مسیح علیہ السلام کے مصائب اور انکی شہادت کا بیان ہوتا تھا گویا وہ ایک قسم کے مرثیے تھے جو عیسیٰ علیہ السلام کے حالات پر لکھے جاتے تھے۔ پس کہا جا سکتا ہے

www.urduchannel.in

ہے کہ گرجے اور عبادت خانے پہلے تماشا گاہین تھین پادری پہلے ایکٹرس جذبات پہلا ڈراما کا مضمون اور سٹریز پہلے ڈراما تھی۔ رفتہ رفتہ یہ مضمون وسیع ہوتا گیا بزرگانِ دین کی کراماتین بھی اُن مین بیان ہونے لگین۔ زیادہ عظیم الشان مذہبی موقعونپر زیادہ پیچیدہ اسراری مضامین عملاً ادا کیئے جاتے تھے۔ مثلاً وجود عالم کے اسباب آدم علیہ السلام کا بہشت سے نکلکر دنیا مین تشریف لانا مسیح کی شہادت کی روحانی وجوہات وغیرہ تھوڑے ہی عرصہ مین ڈرامانی گرجا سے قدم باہر نکالکر شہر کے بازارونپر قبضہ کیا اور پادریون کو چھوڑکر دنیا دارونکا دامن پکڑا۔ رفتہ رفتہ پیشہ ور تماشا گرونکا اسپر تصرف ہوا۔ لندن کو اپنا صدر مقام مقرر کرکے یہ لوگ تمام ملک مین اپنا تماشا لیئے پھرتے اور لوگونکو خوش کرکے اپنی روزی کماتے۔ اس زمانہ کے مصنفونکے سامنے اعلیٰ درجہ کی مثنویان موجود نہ تھین جنکے قصون کو وہ ڈراما کا لباس پہناتے مجبوراً وہ لوگ ابتدائً کتب سماوی اور بعد ازان تاریخی داستانون سے اپنے کام کے مضامین استنباط کرتے تھے اور چونکہ اِن مقدس مضامین مین تصرف اور تحریف کی گنجایش نہ تھی ہر واقعہ کو ضرورت سے زیادہ تفصیل سے بیان کرنا پڑتا تھا یہ مثنوی کا طرز ہے اور ڈراما کی شان کے منافی ہے مگر کثرت عمل سے اسکو قانونی مرتبہ حاصل ہوگیا تھا اور بڑے سے بڑا شاعر بھی اسکے خلاف ورزی کی ہمت نکرسکتا تھا یہی وجہ ہے کہ زمانہ حال کے ڈرامامین مثنوی کا رنگ جھلک مارتا ہے۔ اور بڑے سے بڑا شاعر بھی اِس نقص کو دور نکرسکا یہ مسٹریز عموماً چھوٹی بحر مین نظم کیجاتی تھین پہلے اور تیسرے اور دوسرے اور چوتھے مصرع ہم قافیہ ہوتے تھے۔

www.urduchannel.in

پندرہوین صدی عیسوی تک اور کسی قسم کا ڈراما مسٹیریز کے مقابلہ کو میدان مین نہ نکلا آخر کار اخلاقی ڈراما نے جس نے اسکول مین نشو ونما پائی تھی اسکے مقابلہ کا بیڑا اٹھایا اور انجام کار اسپر غالب ہوگیا۔ اخلاقی ڈراما کا نفس مضمون بھی مذہب ہی سے تعلق رکھتا تھا فرق یہ تھا کہ مسٹریز مین جن واقعات کا نقشہ کھینچا جاتا تھا اخلاقی ڈراما مین انھین کے متعلق اصولی احکام اور نظری قوانین مثال کے پیرایہ مین بیان ہوتے تھے مثلاً موت۔ سچائی۔ انصاف۔ بردباری۔ دلسوزی۔ جذبات۔ محامد۔ ذمائم اور جرائم کی مجازی تصویرین کھینچی جاتین اور انھین مجازی اشخاص کی پھیکی زبان مین اس بے جان ڈراما کی گفتگو ادا کیجاتی۔ مسٹریز کے مضمون کا عطر یعنی مسیح کی شہادت اور گناہ سے انسان کی ابدی نجات کو اخلاقی ڈراما مین نیکی اور بدی کی کشاکش سے تعبیر کیا جاسکتا ہے اور یہی خاص مضمون ہے جس پر اخلاقی ڈراما کی بنا ہے۔ رفتہ رفتہ اس ڈراما نے مذہب کی شکنجہ سے نجات حاصل کی اور اصلی زندگی کی نیک و بد واقعات پر بلاقید مذہب گفتگو شروع ہوئی یہ مضامین باوجود عظیم الشان ہونے کے نہایت پھیکے اور بدمزہ ہوتے تھے ان سے نہ طبیعت مین جوش پیدا ہوتا تھا نہ دل مین امنگ۔ یہ قالب ہیجان سے زیادہ وقعت نہین رکھتے تھے۔ انکی ایک گونہ مفید اور متین باشان ہونے سے انکار نہین ہوسکتا مگر یہ حسن شاعری سے قطعی معرا تھے اور جذبات کو محرک کرنے والی ان مین کوئی چیز نہ تھی۔ یہ بھی چھوٹی بحرون مین لکھے جاتی تھے اور مثنوی کی طرح انکی ہر بیت مقفیٰ ہوتی تھی جب تک کہ ڈراما انگلستان مین پیشہ نہ ہوگیا اسکے متعلق محض اخلاقی نظر سے تصنیفات کا سلسلہ جاری رہا۔ اس نیک زمانہ تک۔ کہ ہنوز۔ اخلاق۔ دماغ اور ہنر کی جداگانہ حدبندی

www.urduchannel.in

نہو چکی تہی انگلستان کے تمام ڈراما لکھنے والے صرف ایک ہی غرض سے قلم اُٹھاتے تہے - یعنی تہذیب اخلاق یہ گُر انہین مندرجہ ذیل سیدہی سادہی دلیل سے ہاتہ آگیا اور پہر ساری عمر - اُنہون نے نہایت وضعداری سے اسکو نباہا ان کے ڈراما کی علت غائی سوائے اظہار افعال انسانی کے اور کچہہ نہ تہی اور افعال بدون اخلاقی صفات کے سمجہہ مین نہین آسکتے - اور جسطرح اخلاقی فلسفے مین ان افعال سے کچہہ بحث نہین ہوتی جنکا نیکی یا بدی سے تعلق نہو - اسیطرح ڈراما مین ایسے افعال سے بدرجہ اولی کچہہ تعرض نہین کیا جاسکتا پس معلوم ہوا کہ ان تمام افعال کی بنا اخلاق پر ہے جن سے کچہہ ہی دلچسپی ہوسکتی ہے بدینوجہ تہذیب اخلاق درستی واصلاح افعال کے لیے ایک لازمی نتیجہ قرار دیجائیگی -

مسٹریز کا تقدس اخلاقی ڈراما کی روحانیت اور دونون کی عظمت بذات خود اس امر کی مقتضی تہی کہ اُنکی ایک ضد جسمین حقیقی زندگی کے عام حالات بیان ہون وجود مین آنا چاہیئے تاکہ ڈراما کی ترکیب عنصری مین کوئی کسر نہ رہجائے پس جسطرح ڈراما کے اجزاء علوی نے عبادت خانون اور تعلیم گاہون مین جنم لیا اسیطرح انکا مدِ مخالف بڑی شان و شوکت سے ظرافت اور مذاق کے لباس سے آراستہ ہوکر دربار شاہی مین پیدا ہوا - کیونکہ چودہوین اور پندرہوین صدی مین (گو کہ قصہ گو بہاٹ بازی گر شعبدہ باز - اور لطیفہ گو اپنے اپنے سرپرست بادشاہونکے گرد جمع رہتے تہے - جنگ کے زمانون مین البتہ انکی کساد بازاری ہوجاتی اور جان جبکا سینگ سماتا چلا جاتا مگر امن و آسائش کے وقتون مین وہ چارون طرف سے

www.urduchannel.in

ابھر پڑتے اور بادشاہونکو گھیر لیتے - چودھوین صدی سے شعرا کے کلام سے محفلونکی رونق گھٹتی گئی اور پندرھوین صدی مین بازیگرون نقالون درباری مسخرون اور گویون نے تماشون کی بنیادین ڈالین شعرا کی جگہہ چھین کر خود امرا کے جلسون اور شاہی دربارون کی زینت بن بیٹھے اسطرح دربار شاہی سنجیدہ اور مذاقیہ ہر قسم کے دماغی موسیقی جلسونکا مرکز بن گیا مختلف خوشی کی تقریبون پر سوانگ لائے جاتے خود بادشاہ اور امرا سوانگ بھرتے ہجویہ اور ظرافت آمیز نقلین کی جاتین - راگ رنگ ناچ گانا سبھی کچھ ہوتا اور اس طرح ہنسی خوشی مین وقت بسر کیا جاتا -

یہ تینون قسمین جنکا ہم ذکر کر چکے ہین - یعنی مسٹریز - اخلاقی ڈراما اور ظریفانہ نقالی بہت دنون تک اپنی اصلی حالت پر قایم نہ رہین بلکہ ایک دوسرے کے ساتھہ ملکر نئی رنگت پکڑتی گئین ان مین نئے عناصر اور اجزا داخل ہوتے رہے اور دنیوی طرز غالب آتا گیا اسی زمانہ مین یونان اور روم کے پرانے ادب کو نئے سرے سے زندہ کرنیکا خیال پیدا ہوا اب انکے سامنے پورانے نمونے پیش ہوگئے میدان مین بھی کچھ وسعت زیادہ ہوگئی مصالحہ کثرت سے موجود تھا چنانچہ ہنری ہشتم کے زمانہ سے ڈراما نے انگلستان مین باقاعدہ شکل اختیار کرنا شروع کی جان ہیوڈ کی کمیڈی اس زمانہ کی عمدہ یادگار ہین اگرچہ یہ بہت عمدہ پلیز نہین ہین مگر تمسخر اور نقالی کی حد سے بہت زیادہ متجاوز ہین یہانتک کہ کامیڈی کا لفظ انپر صادق آسکتا ہے - ایلیزبتھ کے زمانہ مین یہ فن انتہای کمال کو پہونچگیا اسی زمانہ مین وہ مشہور اور نامور شخص پیدا ہوا جسکے نام سے شائستہ ملکون کا بچہ بچہ واقف ہے اور جس نے وہ لازوال سچی شہرت حاصل کی ہے کہ جسپر خود ایلیزبتھ کو رشک ہوتا ہوگا اس ناموَر

www.urduchannel.in

شخص سے میری مراد شکسپیر سے ہے (Shakespeare) اسکا ذکر شروع کرنے سے پیشتر ابھی مجکو اور کچھ لکھنا ہے اسلیئے اس ذکر کو ابھی نہین چھوڑتا ہون -

قدیم لٹریچر کے زندہ ہونے سے انگریزی ڈراما پر کسیقدر اثر ضرور ہوا - مگر ملک کے مذاق مین اپنا قومی چیتکبرا رنگ اس درجہ جم چکا تھا اور وہ اپنی ٹریجیڈی اور کامیڈی کی معجون مرکب سے اس درجہ خوش تھی کہ شعرا کی ہمت نہ پڑتی تھی کہ قدیم نمونون کی تقلید بیڑھرک شروع کردین انکے حسن کلام کو اپنا رہنما اور اُن کی وحدتون کے قیود کو اپنے لیے قانون بنائین اور اسطرح اپنی گنگا جمنی ڈراما کی شکل بدلکر ہر مضمون کو علیحدہ کردین اور اسپر جداگانہ پلیز لکھین - پلاٹس کی کامیڈی اور سینیکا کی ٹریجیڈی کے ترجمہ ہوجانے سے ملک کے فاضل عقلمند اور بڑے آدمیون کی توجہ ڈراما کی طرف زیادہ مبذول ہوئی - بہت سی تصنیفات جو اس زمانہ مین ہوئین ان مین سے ایک ٹریجیڈی قابل ذکر ہے جس نے انگریزی ڈراما کی حالت مین کئی حیثیتون سے انقلاب عظیم پیدا کردیا ملکہ ایلیزبتھ کے شروع زمانہ مین - ارل ڈارسیٹ (Earl of Dorset) اور اسکے شاعر دوست - ٹامس نارٹن (Thomas Norton) نے ملکر ایک ٹریجیڈی فیرکیس اینڈ پارکس - (Ferrex & Porrex) لکھی یہ اپنی طرز کی پہلی کتاب ہے - نفس مضمون کی ساخت اور طرز تحریر مین نہایت ضبط اور باقاعدگی سے کام لیا گیا - قدیم طرز کی زیادہ تر تقلید کی گئی اور پھر قابل رشک حسن قبول اسکو حاصل ہوا اور بڑے احسان جو اس نے انگریزی ڈراما پر کئے اور جنکی وجہ سے اسکی شہرت لازوال ہوگئی یہ ہین - اول نظم غیر مقفی کا ڈراما مین داخل کرنا اس ایجاد کو ڈراما کی کایا پلٹ دینے

www.urduchannel.in

اور اسکو انتہائے بلندی تک پہونچا دینے مین بہت بڑا دخل ہے قافیہ کی پابندی کی وجہ سے جو نقص مضمون کو نقصان پہونچتا ہے وہ محتاج بیان نہین اکثر قافیہ کی ضرورت شاعر کو مضمونکا خون کر دینے پر مجبور کرتی ہے اپنی تمام جوش طبع کو روک کر قافیہ کی ضرورت پر لحاظ کرنا پڑتا ہے اور پہر اسکے موافق مضمون گڑہا جاتا ہے گویا آمد کو آورد کر دینا ایک ادنی نقص ہے جب عام شاعری مین قافیہ پیمائی کی بدولت اسدرجہ تنزل عاید ہوجاتا ہے تو بیچارے ڈراما کی کیا گت ہوتی ہوگی جسکی بنیاد محض وجدانیات پر ہے اور جذبات مین تلاطم اور طبیعت مین جوش پیدا کرنا جسکا خاص مقصد ہے ۔ فرنچ ڈراما مین باوجود اکثر خوبیون کے جو نقص موجود ہے ۔ اور جسکی طرف اوپر اشارہ ہوچکا ہے وہ اسی قافیہ پیمائی کی بدولت ہے اگر اُنکے یہان نظم غیر مقفی کا رواج ہوجاتا تو وہ ترقی کے اس اعلیٰ زینہ پر پہونچ جاتا جسکی طرف وہ اسوقت بہ حسرت نگران ہے غرض ارل وارسیٹ اور مسٹر نارٹن کی بدولت انگریزی ڈراما کے ہاتہہ وہ چیز آگئی جو اسکے موثر بیانی کا سب سے زبردست آلہ ثابت ہوئی ۔ اس نظم کی خوبی فوراً شعرا کے ذہن نشین ہوگئی اسوقت سے تمام ڈراما اسی طرز مین لکھے جانے لگے ۔ دوسرا احسان ارل وارسیٹ نے یہ کیا کہ اسوقت تک ڈراما لکھنے والے اور اسکو ایکٹ کرنے والے سوسائٹی کے ادنی یا متوسط طبقے کے لوگ ہوتے تہے اور وہ چندان وقعت کی نگاہ سے نہین دیکھے جاتے تہے اس شخص نے خود اپنا نمونہ قایم کر کے یہ ثابت کر دیا کہ ڈراما لکھنا ایسی چیز نہین ہے جس سے انسان کی ذاتی شرافت یا تمدنی وقار پر کچہہ حرف آسکے اُسکے زمانہ مین امرا و دربار اور بڑے بڑے خاندانی نوابون نے اسطرف توجہ کرنا شروع کر دی اور اسوقت تو یہ کیفیت ہے کہ یورپ کے بڑے سے بڑے

www.urduchannel.in

نواب اور شاہزادی بیگمات اور شاہزادیاں ڈراما لکھنا تو درکنار اسکے ایکٹ کرنے کو اپنی شان کے خلاف نہیں سمجھتین اور نہ دوسرے اُنہیں کے ہمرتبہ لوگ ان کو ذلیل سمجھکر ان سے تعلقات قطع کرنے کی فکر میں ہوتے ہین بلکہ اگر وہ اس فن مین کمال حاصل کر لیتے ہین تو اس سے انکی شان دوچند ہو جاتی ہے اور انکو دونے بھاگ لگ جاتی ہین۔ بادشاہ اور بادشاہ بیگمین تک انکے ملنے کی خواہشمند دکھلائی دیتی ہین اور ان سے دوستانہ برتاؤ پیدا ہو جاتا ہے بڑے سے بڑے آدمی کیلئے یہ باعث فخر سمجھا جاتا ہے یورپ مین ڈراما کی ترقی کا یہ بہت بڑا سبب ہے یہ ایک فطری بات ہے کہ کوئی شخص ذلیل پیشہ مین بطیب خاطر پڑا رہنا گوارا نہیں کرتا اور اگر اسمین استعداد ہوتی ہے تو اس ذلت کے گڑھے سے اُبھرنے کی کوشش کرتا ہے اور ایسے پیشہ کی طرف توجہ کرتا ہے جو اسکو دنیا کی نگاہ مین معزز بنا دے اسیطرح دوسرے پیشون کے لایق لوگ بھی معزز پیشہ کے گرد ہو جاتے ہین اور اسمین ناموری حاصل کرنیکے لیے اپنی تمام ہمت صرف کر دیتے ہین اس سے اُس پیشہ کی دن دونی اور رات چوگنی ترقی ہوتی ہے ہندوستان ہی مین دیکھئے کہ ملازمت جو حقیقتہً ذلیل ترین پیشہ ہے سب پیشون سے افضل سمجھا جاتا ہے چنانچہ ہر ایک ہندوستانی خواہ کسی پیشہ کا ہو تھوڑا بہت لکھہ پڑھکر اپنے آبائی پیشہ کو خیرباد کہتا ہے اور اس دُھن مین ہوتا ہے کہ جسطرح ہو سکے ملازمت حاصل کرے اور آزادی جیسی نعمت کو کھو کر وہ تمام ذلتین گوارا کرتا ہے جو تلاش و قیام ملازمت کے لیے ضروری ہین اور لطف یہ کہ انہیں ذلتون پر فخر کرتا ہے یہ ساری باتین اسلئے ہین کہ جس پیشہ کو اس نے اختیار کیا ہے وہ سوسائٹی کی نظر مین معزز ہے غرض پیشہ کا معزز ہونا اُس پیشہ کی

www.urduchannel.in

ترقی کا زبردست سبب ہے پس ارل ڈار سیٹ کا یہ ڈراما پر ابدی احسان ہے۔

اسی زمانہ کے قریب قریب کرسٹیو فر مار لو کے ٹریجیڈی ٹمرلین (تیمور لنگ) جو سینکا کی طرز پر لکھی گئی اور جسمین اس امر کا بہت اہتمام کیا گیا کہ حتی الوسع مذاقیہ عنصر نہ داخل ہو اور جان للی کی کامیڈی جسمین پلاٹس کی تقلید کی گئی تھی بہت زیادہ مقبول ہوئین یہین سے شکسپیر کے زمانہ کا دور شروع ہوتا ہے۔ مار یو اور للی کی تصنیفات اور شکسپیر کے تمام ساتھی شعرا کے کلام پر دقیق نظر ڈالنے کی اس مختصر مین گنجایش نہین ہے اسلیے خود شکسپیر کے ذکر کے ساتھ انگریزی ڈراما بیان ختم کیا جاے گا۔

یہ عجب حسن اتفاق ہے کہ شکسپیر ایسے زمانہ مین پیدا ہوا جو قومی اقبالمندی علوم و فنون کی ترقی ملک کی آسودہ حالی صاحبانِ علم و فن کی قدردانی کے لیے ضرب المثل ہے خود اسکے پیشہ مین بڑے بڑے اہل کمال موجود تھے یا قریب ہی کے زمانہ مین ہو گذرے تھے مگر جو شہرت اس نے حاصل کی کسیکو اسکا عشر عشیر بھی میسّر نہ ہوا گویا یہ اپنے وقت کا آفتاب تھا جسکی روشنی مین سب تارے ماند پڑ گیے اور اسیکا نور اطراف انگلستان مین چھا گیا مبدع فیاض سے طبیعت ایسی ملی تھی جو شاعری اور بالخصوص ڈراما نویسی کی ازبس مناسب تھی اشیائے خارجی کے نقوش کو طبیعت فوراً قبول کرتی فطرت کے غوامض و نکات خود بخود منکشف ہوتے چلے جاتے دل ایک آئینۂ جہان نما تھا کہ اسرار عالم کا اسپر عکس پڑتا اور تمام مشکل عقدے حل ہو جاتے انسان کی طبیعت جسکی پیچیدگیون کی کوئی حد و انتہا نہین اسکے سامنے ایک کھلا ہوا دفتر تھا کہ جسکا کوئی بھید اسپر پوشیدہ نہین رہ سکتا تھا۔ ڈرائیڈن (Dryden.) کا قول ہے کہ جیسی وسیع اور عالمگیر طبیعت اسکو ملی تھی متقدمین اور متاخرین مین سے کسیکو نصیب

www.urduchannel.in

ہوئے تمام واقعات عالم اِسکے سامنے دست بستہ موجود ہوتے تھے اور ان مین سے جسکی تصویر وہ چاہتا تھا نہایت بے ساختہ طور سے بلا تکلف کھینچ دیتا تھا جب وہ کوئی مرقع کھینچتا ہے تو اسکا سماں ہماری آنکھو مین پھر جاتا ہے بلکہ ہم اسکو محسوس کرنے لگتے ہین جو لوگ کہ اسپر کم علمی کا الزام لگاتے ہین گویا وہ اسکی بڑی مدح کرتے ہین کہہ سکتے ہین کہ وہ پیدائشی عالم تھا نیرنگ عالم کے دیکھنے کیلیئے اسکو کتابون کی عینک کی ضرورت نہ تھی مین نہین کہتا ہون کہ وہ قطعی بے عیب تھا کیونکہ بے عیب ہونا انسان کی صفت نہین ہے کہین کہین اسکی ظرافت پھیکی معلوم ہوتی اور اسکی بلند پروازی تعلی بیجا کی حد تک جا پہونچتی ہے لیکن جہان کہین کوئی عظیم الشان معاملہ پیش آئیگا تو تم اسکو ہمیشہ عظیم الشان پاؤگے۔

ملک کے جنگلی پنے مذاق کے اثر سے صاف طور پر شکسپیر بھی نہ بچ سکا اگرچہ اُس نے ناجایز اور بھونڈے تمسخر کو ٹریجیڈی مین دخل نہین دیا لیکن دل مین چٹکی لینے والی ظرافت کو بعض بعض مقام پر اپنا موروثی ورثہ سمجھکر نباہا ہے اور اس خوبی سے نباہا کہ دیکھنے والے کو اِس جگہہ اسکی ضرورت محسوس ہونے لگتی ہے پھر بھی بعض نکتہ چینیونکی زبان سے وہ محفوظ نہ رہ سکا اور وہ اِس امر کو اسکی شان کے خلاف سمجھتے ہین اگرچہ اس بات پر سب متفق ہین کہ ٹریجیڈی لکھنے والون مین جو دو سب سے بڑی خوبیان ہونی چاہیئین وہ شکسپیر مین بدرجہ اولی موجود ہین یعنی اشخاص ڈراما کی مختلف اور جیتی جاگتی تصویرین کھینچنا اور جذبات انسانی کو برزور اور فطرتی طور سے ظاہر کرنا۔ بات یہ ہے کہ جب شکسپیر نے ڈراما پر قلم اُٹھایا اسکے ملک کی کوئی ایسی کامل ٹریجیڈی یا کامیڈی موجود نہین تھی جسکو وہ اپنا نمونہ قرار دیتا ٹریجیڈی مین سنیکا اور کامیڈی مین پلاٹس

www.urduchannel.in

سے اسکو قدرے مدد ملی مگر زیادہ تر اسکو اپنی ہی طبیعت پر بہروسہ کرنا پڑا- ایسی
حالت مین اگر کوئی جزوی فروگذاشت اس سے ہوجاے تو کچھہ محل استعجاب نہین
اور نہ اس سے کچھہ اسکے علو شان مین فرق آسکتا ہے اسکی عظمت شان زیادہ تر
اُسوقت معلوم ہوتی ہے کہ جب اسکا مقابلہ اسکے مابعد کے شعرا سے کیاجاے
جنکے سامنے خود اسکا نمونہ موجود تھا- اور جن سے آجتک کوئی تصنیف ایسی
نہوسکی جو اسکی تحریر سے ٹکر کہاے- پس ایسے نقش اول کی تجویز کرنے مین جسکی نظیر
آجتک نہوسکی کس بلا کی طبیعت درکار ہوگی-

قاعدہ کلیہ ہے کہ خاص خاص شعرا کی طبیعتین خاص خاص مضامین سے زیادہ
مناسب ہوتی ہین اور وہ اسی اپنے رنگ مین کمال حاصل کرسکتے ہین اور جب وہ اس
میدان سے قدم باہر رکہتے ہین تو ان سے ایسی بہدی غلطیان سرزد ہوتی ہین کہ لوگونکو
اُنکے شاعر ہونے مین کلام ہونے لگتا ہے برخلاف اسکے شکسپیر کو وہ رسا طبیعت
عطا ہوئی تہی کہ کسی میدان مین عاری نہین- جس مضمون پر اپنا پرزور قلم اُٹھایا اُسکے
جملہ نکات کو اس خوبی سے ادا کیا کہ جنکا آجتک جواب نہوسکا- اسکی ٹریجیڈیمی
لاثانی اور اسکی کامیڈی بےنظیر ہین- ایسے اشخاص جنکی طبیعتونکو زمانہ کی سرد و گرم نے بجھا دیا ہو اور جنمین
وجدانی مادہ فنا ہوچکا ہو اسکی ٹریجیڈی کو پڑھتے ہی اپنے دلونمین خاص قسم کی گرمی محسوس کرنے لگتے ہین اور اپنے جذبات
مین تازہ روح کو سرایت کرتا ہوا پاتے ہین- اور وہ لوگ جنکی بامذاق طبیعتون کے سامنے دنیا بھر کی
ظرافتین پہیکی معلوم ہوتی ہین اسکی کامیڈی کو پڑہکر وجد کرنے لگتی ہین- غم انگیز واقعات
کی ایسی حسرت بھری سچی تصویرین ہوتی ہین کہ دل تڑپنے لگتا ہے- مسرت خیز معاملات کو
اس خوبصورتی سے بیان کرتا ہے کہ مرے ہوئے دلونمین خوشی کا دریا جوش مارنے لگتا ہے

www.urduchannel.in

لغزش انسانی کا خواہ شخصی ہون یا تمدنی اس طرز سے نقشہ کھینچتا ہے کہ اسکے نقص مین کوئی شبہ باقی نہین رہتا اور ظریفانہ مضامین اس شوخ پیرایہ مین ادا کرتا ہے کہ انسان دل پکڑ کر رہجاتا ہے۔ حضرت کی طبیعت کی جولانیون کے سامنے ٹریجیڈی اور کامیڈی کے وسیع اور فراخ میدان تنگ معلوم ہونے لگے اور ڈراما کے لیے ایک نیا طرز ایجاد کیا یعنی تاریخی ڈراما لکھنا شروع کیے یہ زمین زیادہ سنگلاخ تھی کیونکہ تاریخی واقعات اس امر کے متحمل نہین ہوسکتے کہ انکو کھینچ تان کر اپنے مطلب کا بنا لیا جائے۔ اسمین تاریخی واقفیت کو بدستور قایم رکھنا پڑا اور پہر شاعری کے فرایض کو بہ حسن وجوہ انجام دیا۔ ان کے لکھنے کی غرض غالباً یہ ہی ہوگی کہ کسی خاص زمانہ کے عادات و اطوار رسوم و رواج کی واقعی تصویرین کھینچی جائین اور خاص خاص نامی اشخاص کے مرقع جنکی ذات کے ساتہہ قومی اور ملکی معاملات وابستہ ہون پیش کیے جائین اور ان نہایت دلچسپ اور مہتم بالشان قومی واقعات اور ملکی انقلابات کو بخوبی ذہن نشین کر دیا جائے جنکا خوب یاد رکھنا اور آیندہ نسلون کیطرف منتقل کر دینا قومی اور ملکی بہبودی کے لیے از بس ضروری ہے۔ شکسپیر خود ایکٹر بھی تھا اور اس حیثیت سے بھی اسکو عام شہرت حاصل ہے ڈراما کی ترقی کے ساتہہ ساتہہ سٹیج بھی ترقی کرتا گیا۔ سولہوین صدی کے اخیر مین زندہ دل ملکہ ایلزبتھ کی سرپرستی مین خود نما خود پسند امرا کی مدد اور عوام کی زیادتی شوق تماشے سے سٹیج نے بہت جلد عجیب و غریب ترقی کر لی اور دار الخلافتہ اور تمام ملک پر چھا گیا سٹیج کی مفصل تاریخ کی بھی اس مختصر مین گنجایش نہین۔ کچھہ یون ہی سے مجمل ذکر کے بعد اس ذکر کو ختم کیا جاتا ہے۔ باوجود بادشاہ وقت اور امرا کیطرفداری

www.urduchannel.in

کی سٹیج کی بہت کچھہ مخالفت کی گئی اور طرح طرح سے اسکی ترقی مین رکاوٹین پیدا کی گئین مگر یہ ترقی نہ رُکنے والی تھی اور نہ رُکی خاص مخالف پادری اور سارے پیوریٹین لوگ تھے جنکو انگلستان کا وہابی کہنا چاہیئے۔ سب سے زیادہ نازک وقت ڈراما اور سٹیج پر اُسوقت گذرا ہے کہ جب عنان سلطنت بھی انہین لوگونکے ہاتھہ مین تھی لیکن ایک آزاد خیال ملک مین عام مذاق کا کوئی مزاحم ہو سکتا ہے مخالفین کی ساری کوششین اکارت گئین اور سٹیج نہایت آب و تاب کے ساتھہ مدارج ترقی کو طے کرتا رہا۔ اسوقت تک بڑھا چلا جارہا ہے اور نہین کہا جا سکتا کہ یہ ترقی کہان منتہی ہوگی۔ اگرچہ باوجود صدہا ڈراما لکھے جانے کے کہہ سکتے ہین کہ تصنیف کی حیثیت سے اسکی ترقی شیکسپیر پر ختم ہوگئی۔ سٹیج کی ترقی سے لایق ایکٹرون کی موجودگی اور تماشاگاہ کے اسباب زیب و زینت کی فراہمی مراد ہے جب سے ڈراما کا ایکٹ کرنا پیشہ قرار پایا اور باقاعدہ کمپنیان کھڑی ہوکر ان مین رقابت شروع ہوگئی سٹیج کی ظاہری نمایش کی طرف بہت زیادہ توجہ ہونے لگی اور اپنے اپنے سٹیج کو ہر پہلو سے دلکش اور دلفریب بنانے مین مالکان کمپنی نے اپنی پوری ہمت صرف کردی ایکٹ کرنا اور سٹیج کو پردون وغیرہ سے آراستہ کرنا ایک مستقل فن قرار پاگیا۔ انگلستان مین اچھا ایکٹر ہرگز شاعر سے کم رتبہ نہین سمجھا جاتا اسی بنا پر ریچرڈ بربیج (Richard Burbage) کو جسکی کمپنی مین شیکسپیر داخل ہوا اور جو اپنے وقت کا سب سے بڑا ایکٹر تھا شیکسپیر کا ہمزاد کہتے ہین اور جس طرح شیکسپیر نے اپنی تصنیف سے بربیج کو فائدہ پہونچایا اسیطرح بربیج نے اپنے مشورون سے جو اپنے فن سے متعلق ہوتے تھے شیکسپیر کی بہت کچھہ مدد کی یہ عجیب و غریب بات بھی مشہور ہے کہ شاعرون سے زیادہ شیکسپیر کو فائدہ پہونچانے والا ایک ایکٹر تھا

www.urduchannel.in

(برزیج) ایکٹ کرنے کے فن پر بہت سے مستقل رسالے اور ضخیم کتابین انگریزی مین موجود ہین اور اخبارون مین مختلف مضامین نکلتے رہتے ہین جو خود شایقین فن بہم پہونچا کر دیکھہ سکتے ہین لیس مین خود شیکسپیر کے بتلائے ہوئے ایک نکتہ کا جو آب زر سے لکھنے کے لایق ہے اور جو ہر ایکٹر کی نظر کے سامنے ہونا چاہیئے۔ ترجمہ پر اکتفا کرتا ہون وہ ایکٹر کو خطاب کر کے کہتا ہے۔ "تقریر کو چستی اور بے ساختگی سے بلا تصنع ادا کرو آواز کو خواہ مخواہ سریلی اور بھاری نہ بناؤ ورنہ مین تمھارے مقابلہ مین شہر کے منادی کرنے والے سے اپنے اشعار پڑھوانا پسند کرونگا۔ جلد جلد اپنے ہاتھون سے ہوا کو نہ چیرو (ہاتھون سے بار بار نہ بتلاؤ) ہان نزاکت سے انکا کبھی کبھی استعمال کرو۔ جذبات کی رو۔ طوفان اور بگولہ مین تمھین چاہیکہ اعتدال ظاہر کرو تاکہ اسمین ایک خاص لطف پیدا ہو جاے بہت دبی آواز مین بھی گفتگو نہ کرو جس سے یہ معلوم ہو جاے کہ تمپر رُعب چھایا ہوا ہے ان۔ معاملات مین اپنی سمجھ کو اپنا آتالیق بناؤ۔ حرکات کو الفاظ کی مناسب اور الفاظ کو حرکات کے موافق بناؤ اس بات کا خیال رکھو کہ فطرتی انکسار وحیا سے تمھارا قدم متجاوز نہ دکھلائی دے کیونکہ کسی بات مین حد سے گذر جانا ایکٹ کرنیکی شان کے خلاف ہے ایکٹ کرنیکا منشا یہ ہے کہ فطرت کے سامنے آئینہ لیکر کھڑے ہو جاؤ تاکہ نیکی اپنا خط و خال دیکھہ لے اور بدی اپنی شکل اور خود زمانہ کی نگاہ مین اپنی صورت پھرنے لگے۔ اس مین زیادتی یا کمی ہو جانے سے ممکن ہے کہ بے ہنر خوشی حاصل کر لین مگر صاحبان ذوق سلیم کو کمال افسوس ہوگا اور ایک سمجھدار شخص کے الزام کو ہزار بے سمجھ لوگون کی تحسین ہرگز دور نہ کر سکیگی۔

www.urduchannel.in

سنسکرت ڈراما

قدیم ہندوستان مین ڈراما لکہنے کے تمام اسباب موجود اور کل موانع مفقود تہے ۔ ایسی حالت مین اسکا نہ لکہا جانا نہایت ہی تعجب خیز ہوتا اگرچہ بہ حیثیت موجودہ اسکا اس بلند پایہ پر نہ پہونچنا جہان یورپ مین ڈراما پہونچ چکا ہے اور خاص حد تک ترقی کرکے یک بیک مائل بہ تنزل ہونا اور پہر قطعی بند ہوجانا بہی خالی از تعجب نہین ۔ ہندوستان مین علوم و فنون کا چرچا ہزارون برس سے چلا آرہا ہے اور سنسکرت لٹریچر نہایت قدیم لٹریچرون مین سے ایک ہے مگر سنسکرت ڈراما کی عمر بہت لمبی نہین معلوم ہوتی محققین یورپ کی تحقیقات کی رو سے اسکا آغاز پانچوین صدی عیسوی مین اور اسکا اختتام چودہوین صدی مین پایا جاتا ہے ۔ اگر ہندوستان کے قصص پر اعتماد کیا جاے تو ڈراما کا موجد بہرت کو ماننا پڑیگا جو قدیم زمانہ کا ایک نامور شخص ہے اور جس نے اس فن کو خاص برہما جی سے سیکہا اور لکشمی جی کے سویمبر کو ڈراما کے پیرایہ مین دیوتاؤن کے سامنے ایکٹ کیا خود رگ وید کے بعض سرامے اور بالس بہی اور یہی ڈراما کا رنگ لئے ہوے ہین مگر باقاعدہ ڈراما کی ابتدا کا پانچوین صدی سے پیشتر پتا نہین چلتا ڈراما کی ابتدا خواہ ہم کسی زمانہ مین تسلیم کرلین اس سے ہمارا چندان ہرج نہین البتہ اسکا یک بیک چودہوین صدی مین عدم کو سدہار جانا ایک قابل غور امر ہے اور اس بات کا محتاج ہے کہ اسکے اسباب پر کسیقدر تفصیلی بحث کیجاے ۔ فیشن کا اقتضا تو یہ ہے کہ اسکا الزام بہی خاندان اسلام کے سر دہر کر مسئلہ کو یہیں چہوڑ دیا جاے مگر فرائض تحقیق زیادہ غور و فکر کرنے پر مجبور کرتے ہین ہماری سمجہ مین سنسکرت ڈراما کے زوال کے اسباب مندرجہ ذیل ہین ۔ اول یہ ایک قدرتی قاعدہ ہے کہ ہر شے ایک خاص حد تک ترقی کرکے مائل

www.urduchannel.in

بہ تنزل ہوتی ہے پس کوئی وجہ نہ تھی کہ سنسکرت ڈراما اس عام قاعدہ سے مستثنیٰ رہے۔ دوم عین شباب مین اسپر وہ رونی چہائی ہوئی تھی یعنی وہ کمال اس نے حاصل کرلیا تھا جسپر اضافہ کرنا ناممکن ہے اور جب ترقی کے سب مدارج طے ہوچکتے ہین تو لامحالہ تنزل کا آغاز شروع ہوجاتا ہے کالیداس جسکو اس فن کا اصلی موجد سمجھنا چاہیئے اُس بلند پایہ کا شاعر گذرا ہے کہ متاخرین مین سے کوئی اسکی گرد کو نہین پہونچا متقدمین مین سے بھی خال ہی خال اسکی ہمسری کا دعویٰ کرسکتے ہین جو حسن قبول اِسکے کلام کو حاصل ہے شاید کسی کو بھی میسر نہین ہوا۔ خاص فنِ ڈراما نویسی مین کسی شخص کو اِسکے ساتھ برتری ایک طرف ہمسری کا دعویٰ بھی نہین ہوسکتا پس کہا جاسکتا ہے کہ کالیداس ہی نے ڈراما کو شروع کیا اور اسی نے اسکو معراجِ کمال پر پہونچا دیا حقیقتہً اُسکے بعد ہی سے ڈراما کا انحطاط شروع ہوتا ہے۔ جتنا زمانہ طول پکڑتا گیا کم درجہ کے شعرا پیدا ہوتے گئے اُنکی تصانیف کالیداس کے مقابلہ مین پھیکی معلوم ہونے لگین آخر کار وہ زمانہ آگیا کہ شعرا نے اس مضمون پر طبع آزمائی کرنا عبث سمجھا اور اس طرح کالیداس کے بے نظیر ڈراما نویس ہونے کو تسلیم کرلیا اور ساتھ ہی فن مذکور کو خیرباد کہا۔ سوم پانچوین صدی عیسوی مین اور اسکے بعد کے زمانہ مین سنسکرت ملک کی عام زبان نہین تھی پس ڈراما جسکا تعلق جذبات انسانی سے ہے ایسی زبان مین کیونکر ترقی کرسکتا ہے جسکو خواص کے سوا کوئی سمجھ نہین سکتا ضرور تھا کہ ایسی زبان مین اسکی ترقی ایک حدِ خاص کے بعد قطعی مسدود ہوجائے۔

چہارم ایک آدہ مستثنیٰ حالت کو چھوڑ کر ایکٹ کرنے والے کچھ تمدنی حیثیت نہین رکھتے تھے اور انکا پیشہ ذلیل پیشون سے شمار ہوتا تھا ایسی حالت مین عمدہ ایکٹرونکا بہم پہونچنا تقریباً ناممکن ہے یہی وجہ ہے کہ جو شہرت سنسکرت ڈراما نویسونکو حاصل

www.urduchannel.in

ہوئی ہے اسکا عشر عشیر بھی کسی ہندو ایکٹر کو میسر نہ ہوئی۔ ایک بھی ایکٹر کا نام ایسا نہین تبلایا جاسکتا جو تاریخی شہرت رکھتا ہو اور جب معقول ایکٹر دستیاب نہوگا تو لایق شاعر کا جی ہرگز اسبات کو قبول نکرے گا کہ وہ خواہ مخواہ اپنے کلام کی مٹی ایک بھونڈے نقال سے پلید کرائے اسطرح پر لایق ایکٹرون کی نایابی یا کمیابی اور ڈراما لکھنے والون کی بددلی نے فنِ مذکور کو سخت نقصان پہونچایا۔ پنجم اسلامی طرزِ معاشرت کا بھی ضرور سنسکرت ڈراما پر اثر ہوا جب لوگون کو معلوم ہوا ہوگا کہ حکمران قوم کو اسطرف توجہ نہین ہے ضرور انکے حوصلے پست ہوگیے ہونگے اور جب اُنہون نے یہ دیکھا ہوگا کہ علاوہ عدم توجہی کے وہ اس مضمون کو سخت ناپسند کرتے ہین اور بُرا سمجھتے ہین تو خواہ مخواہ وہ بھی اسکو بُرا سمجھنے لگے ہونگے کیونکہ حکمران قوم کا طرز و انداز بلا وجہ دلکو بھلا معلوم ہونے لگتا ہے اور اِن کی پسند بھی بُرائی اور بھلائی کا پیمانہ آن ٹھیرتی ہے تشدد بیجا کو کام مین لانے کی چندان ضرورت باقی نہین رہتی۔

سنسکرت مین ڈراما کے لیے لفظ ناٹک ہے جو ایسے لفظ سے مشتق ہوا ہے جسکے معنی ناچنے کے ہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ناٹک کا آغاز سنسکرت مین ناچ سے ہوا جسمین جسم کے حرکات و سکنات ہاتھہ کی مختلف گردشین اور آنکھہ کے اشارے مقصود بالذات ہین اور سارا مضمون زبان بے زبانی سے ادا کیا جاتا ہے کچھہ عرصہ کے بعد اسمین راگ کو دخل ہوا اسپر سب سے اخیر مین باہم گفتگو کا طریقہ اضافہ کیا گیا اسطرح یونانی اور ہندوستانی ڈراما کے ابتدائی مدارج بالکل ایک ہی طریقہ سے طے کیے مضمون کے لحاظ سے بھی ابتداءً دونون ملکون کی ایک ہی حالت تھی بلکہ تمام یورپ کے مڈل ایجز کے ڈراما سے بھی یہ حالت پوری مطابقت رکھتی ہے یعنی ہندوستان مین بھی ڈراما کا پہلا مضمون مذہب ہی ہے۔ کنس کا

www.urduchannel.in

قتل بلی کا باندھا جانا گیتا گوبند کے مضامین اور زمانہ حال کی یاتھرہ اور راس سب کرشن جی کے حالات سے تعلق رکھتے ہین جو وشنو کا اوتار ہین گویا یورپ کی مسٹریز اور سنسکرت کی ابتدائی ڈراما کا امتیاز مذہب کے علاوہ ایک ہی مضمون ہے اس توارد کی وجہہ سے بعض یورو پین مصنفین کو یہ شبہہ پیدا ہوا ہے کہ ہندو ڈراما نویسون نے بھی یونانیون کی تقلید سے مثل ایتھینز کے یورپ والون کی طرح ڈراما لکھنا شروع کیا اگرچہ وہ اس امر کا کوئی مدلل ثبوت بہم نہ پہونچا سکے اور جب وہ خود اس بات کی مقر ہین کہ مطابقت سے اختلاف زیادہ ہے تو کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ خواہ مخواہ ہندو ڈراما نویسون کی ایجاد پسند طبیعتون پر کوئی حرف لایا جاے یونانیون کے قلم اصول ڈراما نویسی یعنی وحدتون کی پابندی کا اثر جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے ہندو ڈراما مین مطلق نہین پایا جاتا ۔ مگر وہ اسقدر مطلق العنانی کو بھی کام مین نہین لائے تھے جس سے مضمون بے ربط ہو جائے اور اسکا سلسلہ ہاتھہ سے جاتا رہے ہندو ڈراما مین قسمت مضامین اُس اعلیٰ درجہ پر واقع نہین ہو تی تھی جیسی کہ یورپین ڈراما مین ہے اسمین ٹریجیڈی اور کامیڈی ملی جلی ہوتی تھی گویا اسکو رنج و راحت کی ایک معجون مرکب سمجھنا چاہیئے ۔ اگر ٹریجیڈی کا مصیبت پر خاتمہ ہونا لازمی قرار دیا جاے جیسا کہ بالعموم سمجھا جاتا ہے تو کہا جا سکتا ہے کہ سنسکرت ڈراما مین ٹریجیڈی کا وجود مطلق نہین پایا جاتا ۔ فی زمانہ جو کامیڈی کا مفہوم ہے وہ بھی اس ڈراما سے مفقود ہے البتہ اِن دونون قسمونکے علاوہ اسکو ایک ایسی قسم کا ڈراما قرار دیا جا سکتا ہے جسمین رنج و مصیبت عیش و راحت کے ساتھہ دست و گریبان ہے اور شادی و الم توام پائی جاتے ہین اور انجام علی العموم بخیر کیا جاتا ہے ۔ بعض طبایع اس قسم کے ڈراما کو پسند کرتے ہین کیونکہ انکی راے مین اس قسم کے میل جول سے جذبات مین

www.urduchannel.in

ایک قسم کا اعتدال پیدا ہو جاتا ہے جو خالی از لطف نہین مگر اکثر لوگون کو یہ چنکبر ابن ناگوار خاطر ہوتا ہے کیونکہ ان کے خیال مین متضاد جذبات کو ایک ہی وقت مین تحریک دینا خلاف فطرت ہے اور اس قسم کی کوشش کرنا انتہا درجہ کی بدمزگی پیدا کر دیتا ہے ڈراما کا ہمیشہ خیریت پر خاتمہ ہونا ایک ایسی چیز ہے جسکی شہادت واقعات نفس الامر سے بہم نہین پہونچائی جا سکتی اس دنیا مین بعض دفعہ نیک آدمی بھی بہزار حسرت و حرمان داعی اجل کو لبیک کہنے پر مجبور ہوتے ہین اور بعض دفعہ برے آدمی بھی اپنے دوران زندگی کو ظاہرا نہایت کامیابی کے ساتھ ختم کر جاتے ہین بس کوئی وجہ نہین کہ ڈراما کے ہیرو کی زندگی کا خاتمہ ہمیشہ خوشی اور کامیابی پر کیا جاے جبکہ ڈراما انسانی حالات کی ایک عکسی تصویر ہے تو چاہیئے کہ اسکا ہر پہلو اصلیت اور واقعیت کا رنگ لیے ہوئے ہو آسمانی دست اندازی اور دیوتاؤن کا دخل سنسکرت ڈراما مین بھی بکثرت پایا جاتا ہے مگر اسبارہ مین انکی طرف سے بھی وہی معذرت پیش کیجا سکتی ہے جو یونانیون کی طرف سے پیش کیگئی حسن کلام کے لحاظ سے البتہ سنسکرت ڈراما ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی چیز ہے جسکا نظیر کہا جاتا ہے کہ تقریباً ناممکن ہے۔

ہندو ڈراما نویسون نے مختلف انسانی جذبات پر قلم نہین اُٹھایا ڈراما کے لیے انھون نے تمام وجدانی قوتون مین سے صرف عشق کو انتخاب کر لیا اور اسکی مختلف تصویرین کھینچی ہین یہ تصویرین بھی ہر طبقے کے اشخاص سے علاقہ نہین رکھتین صرف طبقۂ شاہی سے مخصوص ہین عموماً کسی ملک کے جوان شاہزادے کو کسی دوسرے ملک کے حسین شاہزادی پر نادیدہ عاشق بنایا اور تلاش یار مین اسکو مصیبت مین مبتلا کیا اور پھر شادی و وصال پر قصہ کا خاتمہ کر دیا۔ یا کسی شاہزادے کو شکار کے شوق مین آوارۂ دشت ادبا

www.urduchannel.in

گیا اور وہان حسن اتفاق سے ایک پریوش حور جمال شاہزادی سے اسکی ملاقات کرائی جسکو دیکھتے ہی وہ بہزار دل وجان اسیر فریفتہ ہوگیا اور کسیقدر ردو بدل کے بعد رسومات کتخدائی عمل مین آئین۔ دو چار صحبتون کے بعد وہ جلسہ درہم برہم ہوگیا شب فراق نے اپنا رنگ جمایا۔ عاشق و معشوق دونون کو صدمۂ ہجر کے علاوہ طرح طرح کی مصیبت برداشت کرنا پڑین۔ ایک مدت تک ہر قسم کے عذاب مین پھنسے رہے جب صدمہ جھیلتے جھیلتے دل پک گیا غیب سے وصال کا سامان ہوگیا اور اسطرح قصہ انجام کو پہونچا کسیقدر تغیر و تبدل کے بعد یہی مضمون اکثر سنسکرت ڈرامامین پایا جاتا ہے۔ سب قصون مین شاہزادی کے ہمراہ ودہوشک یعنی درباری مسخرے کا وجود بھی ضروری خیال کیا گیا ہے جو اپنی لایعنی حرکات سے شاہزادیکا غم غلط کرتا ہوا دکھلائی دیتا ہے اسمین شک نہین کہ بعض موقعون پر ایسے شخص کا وجود از بس غنیمت معلوم ہوتا ہے اور انسان غم کو بھول جاتا ہے لیکن اکثر اسکی بے محل شوخی اور بیجا ظرافت جبکہ طبایع مین غم کا تلاطم جوش زن ہو سخت ناگوار گذرتے ہین اور بیساختہ دل یہی چاہتا ہے کہ وہ اپنے شتر غمزہ دن کو کسی دوسرے موقعون کے لیے اٹھا رکھے۔

سنسکرت ڈراما کی سب سے ممتاز اور عجیب خصوصیت یہ ہے کہ اسمین کل ڈراما کے اشخاص اپنے خیالات کا اظہار ایک ہی زبان کے ذریعہ سے نہین کرتے بلکہ اپنے طبقی اور حیثیت کے لحاظ سے مختلف زبانون مین گفتگو کرتے ہین مثلاً طبقی اعلیٰ اور متوسط کے لوگ سنسکرت مین تقریر کرتے ہین عورات اور ادنی طبقے کے آدمی پراکرت مین کلام کرتے ہین مختلف حیثیتون سے مختلف پراکرتین استعمال کیجاتی ہین

www.urduchannel.in

غرض یہ اظہار خیالات کی ترکیب عنصری کسی دوسرے ملک کے ڈرامامین نہین پائی جاتی یہ صرف سنسکرت ہی کا حصہ ہے ابھی یہ بات کہ مختلف زبانون کے برتنے سے نفس مضمون پر کیا اثر پڑتا ہوگا اسکو ہمارے ناظرین خود قیاس فرما سکتے ہین اس مضمون پر بحث کرنے کی ضرورت کو ہم چندان ضروری نہین سمجھتے۔ سنسکرت نظمین عموماً اور ڈراما خصوصاً غیر مقفیٰ ہوتی ہین سنسکرت شاعری قافیہ کے مکروہ بوجھ سے ہمیشہ سے سبکدوش رہی ہے جس ضرورت کو یورپ نے مدت کے بعد محسوس کیا اس سے گویا دانایان ہند ابتدا ہی سے واقف تھے اس خاص معاملہ یعنی نظم غیر مقفیٰ کے رواج دینے مین وہ دنیا کے استاد کہے جا سکتے ہین۔

سنسکرت ڈراما کی تصانیف کا دروازہ چودہوین صدی عیسوی سے قطعی بند ہوچکا ہے مگر پچھلے پچاس برس سے سنسکرت کے مختلف بیٹون کے یہان ڈرامانے دوبارہ جنم لیا یعنی بنگالی۔ مرہٹی گجراتی اور ہندی وغیرہ زبانون مین اس عرصہ مین صدہا ڈراما لکھے گئے اور لکھے جارہی ہین اونین سے اُجین کے ایک باشندے پنڈت بالمکند نے جو ناٹک لکھے ہین اور جنکو ماچ کا خطاب دیا گیا ہے وہ بالکل سنسکرت ڈراما کے قدم بقدم ہین کیونکہ پنڈت مذکور انگریزی زبان سے بالکل ناآشنا اور مغربی تہذیب سے محض نابلد تھے تقلید کے لئے سنسکرت کے نمونے اور مضمون کیلئے ملک کی بہت سی عشقیہ روایتین موجود تھین قدیم طرز کے عمدہ نمونے ہونے کے لحاظ سے یہ ماچ ملک کی بہت کچھ قدردانی کے مستحق ہین انکے علاوہ۔ یاترا۔ راس۔ رام لیلا مذہبی ڈراما کے اچھے نمونے ہین جنمین ترقی کی بہت گنجایش ہے۔ کتھکی۔ گجراتی بھوانی۔ بیٹڈی دنیاوی سنسکرت ڈراما کی یادگارین ہین نالایق پیشہ ورہاتھون مین پڑجانے سے انکی بہت دُرگت

ہو رہی ہے اگر لایق اشخاص جنکی طبیعتین ایسے مضامین سے مناسبت رکھتی ہون اس طرف توجہ کرین تو وہ اپنی طبیعتون کی جولانیون کیلئے ایک وسیع میدان موجود پائین گے ان کے سوا اس زمانہ مین جتنی دیسی زبانون مین ڈراما لکھے گئے انکی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ سنسکرت کی زمین مین یوروپین خیالات کو نشو ونما دیگئی اگرچہ یہ ڈراما مخلوط النسل ضرور ہین مگر بجاے خود دلچسپی سے خالی نہین بلکہ کہہ سکتے ہین کہ ان لوگون نے آرایش سٹیج اور فن تماشا کے لحاظ سے ڈراما کو بہت کچھہ ترقی دی - چاہے شاعری کے لحاظ سے یہ اپنے سنسکرت دان بزرگون سے سبقت نہ لیجا سکے ہون -

کل اچھی سنسکرت پلیز کا شمار پچاس تک پہونچتا ہے ان مین سے دس یا بارہ نہایت اعلیٰ درجہ کے پاکیزہ نمونے ہین جنکو کل دنیا کے ڈراما کی تصنیفات مین نہایت ممتاز جگہہ دیجا سکتی ہے یہ دس پلیز تقریباً چارسو برس مین لکھے گئے اور انکے لکھنے والے دو نہایت زبردست پاکیزہ خیال - فصیح و بلیغ حقیقی شاعران باکمال - کالیداس اور بہوبہوتی ہوے ہین انکا کلام سنسکرت ڈراما کی جان ہے انہین لوگون نے اپنے ملک کے ڈراما کو پستی اور گمنامی کے گڑہے سے نکالکر بلندی اور شہرت کے فلک الافلاک پر پہونچا دیا انہین دونون بزرگوارون کا علیحدہ علیحدہ بالاجمال ذکر کر کے اور انکی ایک آدہ تصنیف پر کچھہ ریمارکس کرنے کے بعد مین سنسکرت ڈراما سے رخصت ہوتا ہون -

کالیداس کو اس فن کا موجد قرار دینا ایک حقیقت نفس الامری کا بیان کرنا ہے گو اس سے پہلے بھی خال خال اشخاص نے اس مضمون پر کچھہ کچھہ لکھا ہے وہ فن ڈرامانویسی اور حسن شاعری دونو کے لحاظ سے چندان قابل اعتبار نہین اور اگر کسی صاحب کا دل

www.urduchannel.in

کالیداس کی موجد ہونے کو تسلیم نکرے تو وہ یون سمجھہ لین کہ جس طرح آفتاب طالع ہو کر ستارون کو اپنے دامن مین چھپا لیتا ہے اور صفحہ آسمی کا نور سارے عالم پر چھا جاتا ہے اسیطرح کالیداس کے کمال نے سلف کے علم سرنگون کر دئے اور اپنے نام کا ڈنکا اطراف ہند مین بجا دیا کالیداس کے موجد فن ہونے مین کسیکو اعتراض ہو تو ہو مگر اسکو سب سے بڑا سنسکرت ڈراما نویس تسلیم کر لینے مین کسیکو کچھہ عذر نہین ہو سکتا انکی تصنیفات سے تین ڈراما یادگار ہین یعنی شکنتلا۔ وکرم وروشی۔ اور مالوہ کاگنی متر ان مین اُس نے اپنی جودت طبع کے وہ جوہر دکھلائے ہین اور اپنے مضمون آفرین تخیلہ سے وہ کام لیا ہے اور خیالات نازک کو ایسا ٹھیک الفاظ کا جامہ پہنایا ہے کہ اسکو دنیا کے مسلم الثبوت استادون مین نہایت بلند مرتبہ حاصل ہے طبیعت کی روانی اور کلام کی متانت ایسی اعلیٰ درجہ پر واقع ہوئی ہے کہ کیسا ہی جوش دلانے والا مضمون ہو نہ اسکو جادۂ استقامت سے ڈگا سکتا ہے اور نہ اسکی خوبی مین ہر سوز فرق پیدا کر سکتا ہے تمام اشعار حُسن کی سانچے مین ڈہلے ہوئے ہین جسمین زیادتی اور کمی کی مطلق گنجایش نہین ہوتی ہر ایک جذبے کی ایسی لطیف تصویر کہنچتا ہے کہ مضمون مین کمزوری واقع نہو اور کلام مین اعلیٰ درجہ کی نزاکت پیدا ہو جائے شورش عشق کا قدم حسن اعتدال کی حدود سے تجاوز نہین دکھلائی دیتا اور اسمین جنون خیز بدگمانی اور دل دکھانے والی عداوت کا سراغ تک نہین ملتا گویا عاشق اپنے ہی خیالات مین اسقدر چہ ڈوبا ہوا ہوتا ہے کہ اُسکو دنیا و مافیہا کی کچھہ خبر نہین ہوتی اسیطرح رنج و غم کے عذاب کو جو سوہانِ روح ہے اسقدر ہلکا کر دیتا ہے کہ وہ درد و سوز کی شکل اختیار کر لیتا ہے بعض ماہرانِ فن کا قول ہے کہ سنسکرت شاعری جو مبالغہ سے گذر کر غلو کی حد تک پہونچ جاتی ہے اس شخص کے کلام مین اعتدال کی پابند نظر آتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اسکا کلام حسن شاعری کا ایک سرچشمہ ہین

www.urduchannel.in

چشمہ ہے یہ اسکے اعتدال اور سلاست ہی کا سبب ہے کہ گوتھی (Goethe.)
جیسے وجدان سلیم والا شخص اسکا مسخر ہو گیا - کالیداس کی سب سے بڑی تعریف یہ ہے
کہ وہ تمام اصناف سخن مین یکسان طور پر قادر ہے جسطرح اسکے ڈراما بینظیر مانے جاتے ہین -
اسیطرح اسکی مثنویان مثلاً رگھو ونیش کمار سمبھو اور (میگھدوت) وغیرہ بھی لاثانی تسلیم
کی گئی ہین اور وہ حسن شاعری کے لحاظ سے - رامائن اور مہابھارت کے ہم پلہ سمجھی جاتی ہین
کالیداس کی تینون مذکورہ بالا ناٹکون مین سے شکنتلا کو عام حسن قبول حاصل ہوا
اور بہت سی غیر زبانون مین اسکے ترجمے کئے گیے - اسکے پلاٹ کا خلاصہ اس مقام پر
بھی ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے - شکنتلا کا نفس قصہ مہابھارت کی پہلی جلد سے ماخوذ
ہے اسکو مصنف نے سات ایکٹس (Acts.) مین تقسیم کیا ہے قصہ اس
طرح سے شروع ہوتا ہے کہ راجہ دشینت زمانہ قدیم کا ایک مشہور اور نامور راجہ ہے وہ ایکدن
شکار کو گیا اور ہرن کے پیچھے لشکر سے دور جا پڑا اقتضائے کار اسکا گذر ایک تارک الدنیا
فقیر کے حجرے کے قریب ہوا وہان اسکی نظر ایک پری وش حور جمال لڑکی پر جسکا نام
شکنتلا تھا اور جو اپنی دو سہیلیون کے ساتھ باغ مین پودون کو پانی دے رہی تھی
جا پڑی نگاہ کا لڑنا تھا کہ تیر عشق دو سار ہوا - رسومات کتخدائی عمل مین آئین شکنتلا
سے رخصت ہوتے وقت راجہ نے انگشتری بطور یادگار اپنی بیوی کو دی وہ انگشتری
ایک فقیر کی بد دعا سے کھو گئی جب شکنتلا اپنے شوہر کے دربار مین پہونچی تو اسی
فقیر کی بد دعا سے وہ اسکو نہ پہچان سکا اور اسکو اپنی بیوی تسلیم نہ کیا - انگوٹھی ملنے کے
قبل شکنتلا کو ہجر کے سخت مصائب برداشت کرنے پڑے دشینت کی زندگی بھی نہایت
بےچینی سے بسر ہوئی آخرکار وہ انگشتری مل گئی اور میان بیوی ہنسی خوشی سے رہنے سہنے

2013

www.urduchannel.in

لگے سارا قصہ نہایت سادہ اور دلچسپ ہے مگر ایک بات آجکل کے مذاق کے خلاف ہے یعنی راجہ کی عقل پر ایسا پردہ پڑجانا کہ وہ اپنی ایسی معشوقہ منکوحہ کو جسکے ساتھ اسکو اتنی مدت تک رہنے کا اتفاق ہوا کہ ایک فرزند بھی تولد ہوگیا مطلق نہ پہچان سکا اور ایک مبتذل انگوٹھی کی وجہ سے بعد مصائب بسیار اُس نے اپنی پیاری بیوی کو پہچانا وہ فقیر کی بددعا جسکی وجہ سے انگوٹھی کھوگئی تھی راجہ کے فقدان عقل اور سلب حافظہ اور رانی کے تمام مصائب کی اصل ہے ایسی ما فوق العادت باتین چاہے کالیداس کے زمانہ مین جایز سمجھی جاتی ہون مگر اس علمی زمانہ مین سوا ے بدمزگی کے ایسی باتون سے اور کچھ حاصل نہین ہوتا اگر یہ اعجازی عنصر موجود نہوتا تو کہہ سکتے تھے کہ ہر پہلو سے شکنتلا تمام دنیا کی پلیزمین لاجواب تھا۔

بھوبھوتی معروف بہ سری کنٹھ آٹھوین صدی کی ابتدا مین ملک برار مین پیدا ہوا۔ اپنی عمر کا ایک حصہ اُجین مین صرف کیا یشودرمان قنوج کا راجہ جو آٹھوین صدی کے نصف اول مین اس ملک کا فرمانروا تھا اسکا مربی اور سرپرست تھا بعض دیسی سخن سنجون کا خیال ہے کہ وہ بہ حیثیت ڈرامانویسی کالیداس پر ترجیح رکھتا ہے مگر اُس عام قاعدہ کے موافق کہ شبہ بہ ہمیشہ مشبہ سے افضل ہوتا ہے کالیداس کی افضلیت پر کوئی حرف نہین آسکتا البتہ بھوبھوتی بھی ایک اعلیٰ درجہ کا شاعر ہے جسکی فضیلت سے انکار نہین ہوسکتا اسکی تین پلیز ہمارے زمانہ تک پہونچی ہین جنکے اکثر مقامات حسن شاعری کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ رتبہ رکھتے ہین ان مین دو ایک خاص خصوصیت ہین جو دوسرے ڈرامانویسون کی تصنیفات مین نہین پائی جاتین اول اُس نے تمام اپنی ہم فنون کے برخلاف تمسخر اور ظرافت کو اپنی پلیز مین بہت کم دخل دیا ہے اور دو دھوشک

www.urduchannel.in

کا وجود ان مین قطعی نہین پایا جاتا جسطرح کالیداس اور اسکا متتبع کرنے والے دیگر شعرا
نازک خیال اور فصاحتِ کلام کے نہایت دلدادہ ہین اور سلاست و متانت مضمون
کو ہاتھہ سے نہین جانے دیتے - اسیطرح بھوبھوتی کا کلام نہایت بلیغ اور پُرزور واقع
ہوا ہے فطرت کی شاندار اور مرصع تصویر کھینچنا اسکا حصہ ہے - اسمین شک نہین
کہ اِسکے کلام مین تصنع کو بہت کچھہ دخل ہے اور قیود شاعری کی پابندی کا شوق اِسکی
طبیعت مین حد سے بڑہا ہوا ہے یا اینہمہ آورد کو آمد کر دکہلانا اسیکا کام ہے -

بھوبھوتی کا سب سے زیادہ مقبول پلی مالتی مادہو ہے - اسکا منظر اُجین اور اسکا
مضمون عشق ہے دس ایکٹ مین یہ پلی تقسیم ہے اسمین ضمنی واقعات کو نہایت خوبصورتی
سے اصلی قصہ کے ساتھہ مربوط کیا ہے دوسرے دو پلینز مہابیر چریترا اور اُترراما چرتر ہین آخرالذکر
حسنِ کلام کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ درجہ کی نظم ہے اسمین بہت سے مقامات ایسے
ہین جو دلفریبی کے علاوہ شاعر کی بلند بینی اور مضمون آفرینی کا کافی ثبوت دیتے ہین
یہانتک کہ اسکی بنا پر اسکو کالیداس پر ترجیح دی جاتی ہے -

کالیداس اور بھوبھوتی کے علاوہ مری چکتکا رتناولی اور مدراراکش کے مصنف
بہٹ نراین (کشن میشور) کرشن مصر - مراری جی دیو وغیرہ قابل ذکر ہین مگر ان سب کے کلام پر
مجمل طور سے اشارہ کرنے کے لیے اِس مختصر مین گنجایش نہین جن صاحبون کو اِن کا کلام
دیکھنا منظور ہو اور اوس سے پورا لطف اُٹھانا چاہین تو اصلی زبان مین ملاحظہ کرین -
اور اگر صرف انکی تصانیف سے عام واقفیت مدِنظر ہو تو اُن - انگریز مصنفونکی تحریرین
دیکھین جنہون نے اِن لوگون کے کلام پر ریویو کیا ہے ہم بہرحال اب سنسکرت ڈراما
سے رخصت ہوتے ہین -

www.urduchannel.in

اُردو ڈراما

اُردو زبان نے شاہان اسلام کے یہان جنم لیا اور برٹش گورنمنٹ کے کنارِ عاطفت مین تربیت پائی تھوڑے ہی عرصہ مین وہ خداداد قبولیت حاصل کی کہ بعض حصص ہند کی مستقل زبان ہونے کے علاوہ تمام ہندوستان کی لنگوا فرینکا (Lingua Franca) قرار پاگئی کشمیر سے راس کماری اور سندھ سے رنگون تک کوئی مقام ایسا نہوگا جہان یہ پورے طور سے نہ سمجھ لی جاتی ہو اسکا جاننے والا کسی حصہ ہندوستان مین بند نہین رہ سکتا - دوسرے پہلو سے نظر ڈالیئے تو یہ وہ زبان ہے جس نے سنسکرت کی زمین مین فارسی کی آب وہوا سے نشو ونما پائی غرض دونو پہلوؤن کو لغور دیکھنے سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ اُردو زبان مین ڈراما لکھے جانے کے اسباب ان کے موانعات سے قوی تر تھے پھر کیا وجہ تھی کہ اِس زبان مین مضمون زیر بحث کے متعلق ایک بھی تصنیف ایسی نہو سکی جسکو ہم دنیا کے متوسط ڈراما نویسون کی تحریرون کے مقابلہ مین رکھہ سکین میری راے ناقص مین اس سوال کا صرف ایک ہی جواب ہو سکتا ہے اور وہ یہ ہے - اس زبان کے جتنے مستند اور مسلم الثبوت استاد گذرے وہ سب کے سب اہل اسلام تھے اور زمانہ حال کے شعرائے باکمال بھی سب مسلمان ہین مسلمانونمین بعض مذہبی اور تمدنی موانع اس قسم کے موجود ہین کہ جنھون نے کسی زمانہ اور کسی ملک مین انکو فن ڈراما نویسی کی طرف متوجہ ہونے دیا پھر ہندوستان کے مسلمان کیون اس عام قاعدہ سے مستثنیٰ ہونے کی کوشش کرتے - موانع داخلی تو پہلے ہی سے موجود تھے اسپر سنسکرت کی عدم واقفیت اور انگریزی کی نفرت نے اسباب خارجی سے متاثر ہونیکا مادہ بھی مسلمانون سے سلب کر لیا یہی وجہ ہے کہ اُردو کے شعرائے عالی مقام

www.urduchannel.in

ہین سے ایک نے بہی ڈراما لکہنے کی طرف توجہ نہین کی۔

حضرت واجد علیشاہ جنت آرام گاہ کے آخر زمان سلطنت ہین ایک صاحب متخلص بہ امانت نے اِس فن ہین ایک تصنیف کی جو اندرسبہا امانت کے نام سے مشہور ہے یہ امانت کی اکلوتی تصنیف اُردو ڈراما ہین کسیقدر وقعت کی نگاہ سے دیکہی جاسکتی ہے شاعری کے لحاظ سے اسکو اوسط درجہ کی تصنیفات ہین جگہہ دیجاسکتی ہے پلاٹ اگرچہ سادہ ہے لیکن بالکل خلافِ فطرت۔ دو غیر جنس شخصون کو گتہہ دینے کے علاوہ جن ہین سے ایک کا وجود محض خیالی ہے اسمین صدہا فروگذاشتین ایسی ہین جو طبیعت کو ازبس مکدر کردیتی ہین مگر چونکہ یہ اُردو زبان ہین ایک جدید شے تہی اور کُل جدید لذیذ۔ ایک مشہور مقولہ ہے علاوہ ازین ملک کا مذاق ہی اُسوقت عجائب پسند واقع ہوا تہا۔ اِس لیے کو بہت کچہہ حسن قبول حاصل ہوا۔ اِسکے سوا اُسکو دلچسپ بنانے کے لیے اودہ کا تمام خزانہ وقف تہا پہر اسکی شہرت کیون نہوتی۔ مگر یہ یاد رہے کہ یہ ڈراما اگر یہ لفظ اسپر صادق آسکے تمام ملک کے لیے نہین لکہا گیا تہا بلکہ صرف ایک رنگین مزاج بادشاہ کے وقت کاٹنے کیلئے ایک مشغلہ بہم پہونچایا گیا تہا اور اوسمین اُسکو پوری کامیابی ہوئی غرض جو کچہہ ہے اور جیسی کچہہ ہے اِس اندرسبہا کو اُردو ڈراما ہین بہت غنیمت سمجہنا چاہیے۔ اور کچہہ نہین تو اس زبان ہین اسکو نقش اول ہونیکا فخر ضرور حاصل ہے اور نقش اول بہی کیسا کہ باوجود نہایت درجہ ناقص ہونے کے اپنا ثانی اس زبان ہین نہین رکہتا اسکے بعد اور اِسیکے نمونہ پر ایک اور اندرسبہا ایک دوسرے بزرگوار مداری لعل صاحب نے لکہی ہے یہ شاعری کے لحاظ سے اندرسبہا امانت کے مقابلہ ہین بہت ہلکی اور پلاٹ کے لحاظ سے اسپر کوئی فضیلت نہین رکہتی چونکہ اسمین کسی

www.urduchannel.in

قسم کی جدت بہی نہین ہے مین اسکو چندان پر لطف نہین خیال کرتا۔ بہت سے بہی دو پلیز ایسی ہین جنکو اُردو زبان کے متوسطہ الحال شعرا کے بار آور متخیلہ کا نتیجہ کہہ سکتے ہین اور یہی اُردو کی سرمایۂ ناز خیال کئے جا سکتے ہین۔ ماشاءاللہ چشم بد دور۔

زمانہ حال مین انگریزی اور سنسکرت ڈراما کی تقلید سے اُردو زبان مین صدہا ڈراما لکہے گیے اور لکہے جا رہے ہین اور بہت سے ڈراما ترجمہ بہی ہوئے۔ لیکن انکی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ سچ ہے نقل کو بہت کچہہ عقل درکار ہے ورنہ بے سمجہی نقل کرنا بندر کی نقل کرنے پر فضیلت نہین رکہتا جسکو محض حرکات سے سروکار ہوتا ہے اور معانی پر مطلق نظر نہین ہوتی بعینہ یہی حالت اُردو ڈراما کی ہوئی۔ انگریزی اور سنسکرت کی خوبی کا عشر عشیر بہی اسمین پیدا نہو سکا اور ان کے نقص تمام وکمال اسمین داخل ہو گئے مثلاً ٹریجیڈی اور کامیڈی کے مضامین کو گڈمڈ کر دینا۔ ایسی انتہائی ٹریجیڈی مین جسکا انجام قتل یا موت ہوتا ہے اور جسکی تمام واقعات متانت کے ساتہہ بیان ہونی چاہئین نہایت بیجا طور سے مذاقیہ عنصر داخل کیا جاتا ہے جس سے مضمون بے ربط ہو جاتا ہی اور صاحبانِ ذوقِ سلیم کے دلمین سخت الجہن پیدا ہونے لگتی ہے۔ یا ایسی پلیز مین جسکا سراسر کامیڈی سے تعلق ہے بعض ضمنی واقعات ایسے پیش کئے جاتے ہین کہ جنمین قتل تک نوبت پہونچائی جاتی ہے اور اس طرح خود کامیڈی کا خون کر دیا جاتا ہے اسمین شک نہین کہ ایسی ہی انمل بے جوڑ مضامین متقدمین ہندوستان و انگلستان کی تصانیف مین پائے جاتے ہین مگر چونکہ وہ زمانہ اس فن کی ابتدا کا تہا اور ابتدائی حالت مین بہت سی لغزشین اور فروگذاشتین قابلِ اغماض ہوتی ہین مگر جب فن کافی ترقی کر چکتا ہے تو وہی لغزشین اور فروگذاشتین نقص اور غلطی مین بدل جاتی ہین

www.urduchannel.in

اور قابل معافی نہین رہتین۔ کاش ان نقصون کی تلافی حسن کلام سے کردی جاتی
جب بہی کسیقدر صبر آجاتا مگر اُردو ڈراما کی زبان بدترین زبان ہے اسکا طرز بیان
نہایت بہدا اور عامیانہ اور اسکی شاعری محض تک بندی یہ بہی دیکہا گیا کہ اکثر اساتذہ
کی غزلین پلینز مین داخل کی گئی ہین اس ترکیب سے گو ایک قسم کا لطف پیدا ہوجاتا ہی مگر
نفس مضمونکو بہت نقصان پہونچتا ہی کیونکہ غزل ایک الگ تہلگ چیز ہوتی ہی جسکا نفس قصہ سے بہت ہی
کم تعلق ہوتا ہی اور اسیطرح قصہ کی تسلسل کی کڑیان بے جوڑ معلوم ہونے لگتی ہین علاوہ اسکے غزل کی زبانکی
شستگی اور گہلاوٹ کے مقابلہ مین اصلی پلے کی بہونڈی زبان زیادہ پہیکی اور بدمزہ معلوم ہوتی ہی اگر غزل
سرائی ہی مقصود ہوتی تو چندان مضائقہ نہ تہا لیکن ڈراما کی اصلی غرض اسکے
ماوراء ہے۔ ان اضافی حواشی سے متن ڈراما کو بجائے فائدے کے اُلٹا نقصان
پہونچ جاتا ہے اُردو ڈراما مین نثر کا حصہ سب سے زیادہ بے لطف اور مبتذل ہوتا ہے
بجائے سیدہی سادہ نثر عاری کے نثر مقفی مین گفتگو کرنے کا انوکہا طریقہ ایجاد
کیا گیا۔ دنیا نظم مین سے قافیہ کی قید کو اُٹھانے کی کوشش کر رہی ہے اور بعض ممالک
سے یہ مصیبت دور کردی گئی۔ ہمارے ڈراما نویسون نے نظم ہی مین قافیہ کو
قایم رکہنے کی کوشش نہین کی بلکہ اُسکو نثر مین بہی رواج دینے کی سعی
فرمائی جزاکمُ اللهُ خیر الجزا یہ حضرات اتنا غور نہین کرتے کہ نثر مقفی مین گفتگو کا
طرز علاوہ غیر قدرتی اور مصنوعی ہونے کے اظہار مطلب سے بالکل قاصر ہے بلکہ
اکثر موقعون پر مطلب کو خبط کر دیتا ہے تمام مطالب کے ادا کر دینے کو قافیون کا
ملنا تو بہت دشوار ہے البتہ پہلے قافیہ تلاش کرکے مطلب کو اس طرف ڈہالنا
پڑتا ہے اور اسطرح جو ہم کہنا چاہتے ہین وہ نہین کہہ سکتے اور جو قافیہ چاہتا ہے

www.urduchannel.in

وہی ہمکو خواہ مخواہ کہنا پڑتا ہے یہ ساری مصیبتین اُردو ڈراما پر اسلیئے نازل ہوئین
کہ اس نے قابل ہاتھون مین پرورش نہین پائی اسکے مصنفین دو قسم کے گروہ ہونمین
تقسیم کیئے جاسکتے ہین اول وہ امیرون کے سپوت ہین جنکی نازو نعم کے ساتھہ
پرورش کی گئی انکی تعلیم و تربیت کیطرف بہت کم التفات کیا گیا اور وہ بیچارے کسی قسم کی قابلیت
بہم نہ پہونچا سکے بچپن کی۔ صحبتِ بد کا اثر تو پہلے سے موجود ہی تھا جوان ہوتی
ہی حضرت عشق جن کیطرح سر پر سوار ہوئے رہی سہی عقل خانہ آباد و دولت زیادہ
کھکر رخصت ہو گئی تھوڑے دنون تک دن عید اور رات شب برات رہی آخر
باپ دادون کی کمائی ہوئی دولت کچھہ قارون کا خزانہ تھا کہ جسکی انتہا نہ آتی ایکدن
ختم ہو کر رہ گئی اب یہ بیچارے بغلین جھانکنے لگے اور زمانہ کے مصائب نے
کالی بلا کیطرح انکو آن گھیرا اور آفتون کا تو انسان وضعداری کے ساتھہ مقابلہ
کر سکتا ہے لیکن کسب معاش اسکو ڈانواڈول کر دیتی ہے اور پیٹ پالنے کی فکر ہاتھہ
پانون ہلانے پر مجبور کر دیتی ہے اِن حضرات کی جب آنکھین کھلین تو سب ابواب
رزق اپنے اوپر مسدود پائے تھیٹر کا پیشہ جسکو شرفای ہندوستان ابتک عزت کی
نگاہ سے نہین دیکھتی اور اسیلیے اسمین رقابت کا بہت کم اندیشہ تھا ان کو نظر پڑا
اور اِسکو انہون نے اپنی گون کا سمجھا بچپن اور جوانی کی صحبتون نے مزاج کو رنگین
اور طبیعت کو کسیقدر موزون کر دیا تھا انہون نے ڈراما لکھنا اور اسکو ایکٹ کرنا شروع
کر دیا۔ دوسرا گروہ اِن نیک بختون کا ہے جنکی زندگی کی علتِ غائی تحصیل زر ہی
خواہ کسی طریقہ سے ہو اور جنکو ہمیشہ ایسے نئے میدان کی تلاش رہتی ہے جسمین
محنت کم اور آمدنی زیادہ جب انہون نے دیکھا کہ ملک کے متمول لوگ جو کچھہ طب و یابس

www.urduchannel.in

انکے سامنے رکھدیا جاے اُسکو غنیمت سمجھتے ہین مگر ہمت باندھکر اس طرف ہمہ تن متوجہ ہوگئے۔ اور خواب ہاتھہ رنگے اِس سے انکو کچھہ بحث نہ تھی کہ صاحبانِ ذوق سلیم اور قدر دانِ علم و فن انکے کلام کو کس نگاہ سے دیکھین گے۔

غرض فنِ حیثیت تصنیف اُردو ڈراما نہایت ردی حالت مین ہے اور اسمین ترقی کی بہت کچھہ گنجایش ہے امید کہ شعرای باکمال اسطرف توجہ فرمائین گے اور اپنے ملک کو ایسے صنفِ کلام کے فیض سے جس نے دنیا کو بہت کچھہ فائدہ پہونچایا محروم نہ رکھین گے ساتھہ ہی اپنے لیے بھی سچی شہرت حاصل کرنے کے موقع کو ہاتھہ سے نہ دین گے۔

بدقسمتی سے ڈراما کا پیشہ بھی ہندوستان مین معزز نہین خیال کیا جاتا اور ایکٹرس کوئی تمدنی حیثیت نہین رکھتے۔ اسیلیے ذی لیاقت شرفا اسمین شرکت سے اجتناب کرتے ہین اسمین تھیٹر والونکا چندان قصور نہین ملک کو اپنا مذاق درست کرنا چاہیے اگر ملک چاہتا ہے کہ اسمین یورپ کے سے لایق اور ذی وجاہت ایکٹر پیدا ہوجائین تو چاہیئے کہ اس پیشہ کو عزت کی نگاہ سے دیکھنا شروع کرین تاکہ شریف اور قابل شخصونکو اسمین شریک ہونیکا حوصلہ پڑے میرے خیال مین کوئی پیشہ اگر جائز طور سے روزی کمانے کی کوشش کرتا ہے غیر معزز نہین ہوسکتا چہ جائیکہ ایسا پیشہ جس نے دنیا کو بہت کچھہ فائدہ پہونچایا ہو موجودہ حالت مین یا تو چھوٹی امت کی بد وضع اور بد اطوار لوگ اسمین شریک ہوتے ہین یا دہ شریف زادی ہوتی ہین جو اپنی شرافت کو اپنے ہاتھہ سے کھوکر بھکٹرپن اختیار کرلیتے ہین عورتون کی حالت اور بھی زیادہ ابتری سواے بازاری عورتون کے اور کوئی شریف بی بی اسمین آجتک نہین دیکھی گئی

www.urduchannel.in

ان لوگون نے اور بھی اس پیشہ کو ذلیل کر دیا ہے کمپنی والونکا فرض ہے کہ ایسے اشخاص بہم پہونچائین جو شریف ذی لیاقت اور بیداغ چال چلن کے ہون اس سے انکے تھیٹر کی رونق دوبالا ہوجائیگی اور وہ ملک اور ڈراما پر بہت بڑا احسان کرینگے یہ بھی بہت ضروری ہے کہ عورتون کی تعداد بڑہائی جائے تاکہ مردون کو خواہ مخواہ مصنوعی عورتین نہ بننا پڑے اس سے ڈراما بہت بے لطف ہوجاتا ہے مرد خواہ کتنا ہی تکلف کرے ہرگز عورت کا قایم مقام نہیں ہوسکتا مگر بازاری عورتون کی کثرت سے تو انکانہ داخل کرنا ہی بہتر ہے۔

سٹیج کی آرائش کی نسبت کہا جاسکتا ہے کہ اُردو ڈرامانے کافی ترقی کرلی ہے اور وہ تمام ضروری اسباب سے آراستہ پائے جاتے ہین مختلف نقش و نگار کے پردے اور مختلف منظرون کی پاکیزہ تصویرین از بس غنیمت ہین اور ان مین زیادہ تر نکتہ چینی کی گنجایش نہین ہے اشخاص ڈراما کی پوشاکین بھی نہایت زرق برق ہوتی ہین اور طبیعت پر اچھا اثر کرتی ہین مگر اسمین ایک آدہ بات خوش سلیقگی کے خلاف بھی ظہور مین آجاتی ہے یعنی کبھی کبھی ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ مسلمان ہیروئن کو انگریزی لباس پہنا دیا جاتا ہے اور ہندو زیورات سے اسکو آراستہ کیا جاتا ہے ایسی فروگذاشتین منیجر کے بھوہڑپن پر استدلال کرنے کے علاوہ سمجھدار ناظرین کے دلون پر اچھا اثر نہین کرتین۔ پاوڈر کا استعمال اگرچہ تمام دنیا کے سٹیج پر کیا جاتا ہے مگر اسکو اس کثرت سے برتنا کہ جس سے چہرہ پُتا ہوا معلوم دے علاوہ صورت مسخ کردینے کے سخت مکروہ معلوم ہوتا ہے۔ موسیقی کے ساز بکثرت موجود ہوتے ہین اور حسب ضرورت مہیا کیے جاسکتے ہین غرض سٹیج کے انتظام کو فی الجملہ کامل سمجھ لینا چاہیئے

www.urduchannel.in

اسمین بہت کم اصلاح کی ضرورت ہے اور تہوڑی سی غور و فکر سے یہ خفیف ضرورتین بہی بآسانی رفع ہو سکتی ہین لیکن تصنیف ڈراما کے بارہ مین۔ ہنوز چند مشورے دینا باقی ہین اور انہین مشورون کے اختتام پر مضمون ہذا بہی ختم ہو جائیگا۔

سب سے پہلا اور ضروری مشورہ جو موجودہ مصنفین ڈراما کو دیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ خدا کے واسطے وہ اس زبان پر رحم فرمائین اب یہ زبان انکے خرافات کی زیادہ متحمل نہین ہو سکتی ڈراما اعلیٰ ترین قسم نظم ہے اور اسکے مصنف کو خلاصہ شعرا و زمان ہونا چاہیئے۔ اسکا لکہنا ہر شخص کا کام نہین ہے اسیلیے ہر شخص کو ایک ناممکن الحصول مدعا کے لیے کوشش بہی نہین کرنا چاہیے۔ انسان اپنی ذات کے لیے کتنا ہی خوش اعتقاد فرض کر لیا جاے وہ اپنی مبلغ استعداد سے ضرور واقف ہوتا ہے پہر جان بوجھکر ایسی حرکت کیون کرے جس سے اسکا جہل مرکب پایۂ ثبوت کو پہونچ جائے وہ کہنہ مشق اور نامور شعرا و اُدبا جو تمام عمر ایک محدود حلقے مین گل گشت کرتے کرتے اکتا گئے ہین اور جنسے خود غزل اور قصیدہ کا قافیہ تنگ ہے کیون اسطرف توجہ نہین فرماتے آئین اور دیکہین کہ انکی طبع رسا اور بار آور قوت خیال کے لیے کیسا وسیع میدان موجود ہے اور انکی جدت پسند طبیعتون کیلئے اچہوتی مضامین پیدا کرنیکا کیا اچھا موقع ہے اس طرز خاص مین وہ اپنی نام آوری کے علم کو شہرت کی فلک الافلاک پر نصب کر سکتے ہین کیونکہ یہی ایک مضمون ابہی تک اچہوتا ہے جسکو نامور شعرا کے قلم نے مس تک نہین کیا پس ایسے شعراے باکمال جلد اس طرف متوجہ ہو جیئے ایسا نہو کہ کوئی شخص سبقت لیجاے اور اس فن کی موجد ہونے کے فخر کا موقع آپکے ہاتہہ سے جاتا رہے۔ اگر آپ اسطرف رجوع ہونگے تو یقیناً مندرجہ ذیل ناچیز مشورون کو بیکار بنائینگے

www.urduchannel.in

فی زمانہ یہ امر نہایت ضروری ہو گیا ہے کہ ٹریجیڈی اور کامیڈی کے مضامین کو قطعی مخلوط نہ کیا جائے اور عقل سلیم بھی یہی چاہتی ہے جب درد انگیز مضامین بیان ہو رہی ہیں اور وجدانیات میں تلاطم ہو رہا ہے کب مناسب ہے کہ خواہ مخواہ مذاقیہ عنصر کو داخل کیا جائے اور اسطرح ساری کیفیت برباد کر دی جائے نہ یہ ٹھیک ہے کہ دل خوش کن واقعات بیان کرتے کرتے یکایک کوئی پُر درد سین پیش کیا جائے اس حرکت کا یہ نتیجہ ہو گا کہ طبائع میں سوز ہرگز پیدا نہو سکیگا البتہ بے لطفی ضرور ہو جائیگی پس شاعر کا فرض ہے کہ جس قسم کا مضمون لکھا جائے شروع سے آخیر تک اسکا پابند رہے تاکہ واقعات کی کڑیاں مسلسل اور مربوط دکھلائی دیں اور جو اثر وہ پیدا کرنا چاہتا ہے بحسن وجوہ پیدا کر سکے اور اسمیں کسی قسم کی کھنڈت نہ واقع ہو۔

ٹریجیڈی لکھنے میں سب سے پہلے اس امر کا اہتمام کیا جائے کہ قصہ پُر درد موثر ممکن الوقوع اور دلچسپ ہو بہر بیساختہ طور سے سلیس عبارت میں ادا کیا جائے مضمون کی بیساختگی اور قریب الفہم ہونا ٹریجیڈی کی جان ہے اسکا منشاء دلپر اثر کرنا ہوتا ہے نہ کہ خیال کی بلند پروازی دکھلانا اگر بناوٹ اور پیچیدگی سے کام لیا جائے تو طبیعت بہ آسانی اثر قبول کرنے سے ابا کریگی۔ اور اسطرح ٹریجیڈی کا منشاء فوت ہو جائے گا مضمون خواہ واقعی ہو یا خیالی اگر وہ ایسے طور سے ادا کیا جائے کہ اسکے ممکن الوقوع ہونے میں شبہ نہ رہے تو وہ ضرور اپنا اثر دکھلائیگا۔ ٹریجیڈی کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ ہمیشہ اسکا خاتمہ موت یا قتل یا دیگر مصیبت ہی پر ہو بلکہ جیطرح ایک دائمی مصیبت زدہ کبھی کبھی بلاؤں سے نکل ہی جاتا ہے اسیطرح ٹریجیڈی کا خاتمہ شاذ و نادر طور پر کامیابی پر بھی کیا جا سکتا ہے۔

www.urduchannel.in

اشخاص ڈراما کے پسند کرنے کے بارہ مین ارسطو کی رائے آب زر سے لکھنے کے قابل ہے یعنی ایسے اشخاص اختیار کئے جائین جنکی ترکیب عنصری مین خطا اور نسیان داخل ہون اور جنکی سرشت مین نیکی اور بدی کا مادہ مساوی طور سے موجود ہو تاکہ انکے آفات اور مصائب مین پھنس نے کیلئے وجہ پیدا ہو سکے کسی فرشتہ خصلت انسان کو مصیبت مین دکھلانا اور کسی دیو سیرت آدمی کو کامیاب پیش کرنا ٹریجیڈی کی شان کے خلاف ہے کیونکہ ایسے شخصونکی مصیبت اور کامیابی کی کوئی دلیل اسکے سوا ہمارے پاس نہین ہے کہ انکی نوشتہ تقدیر مین یونہین لکھا ہوا ہے۔ ٹریجیڈی کی پلاٹ کی بنیاد تقدیر پر رکھنا آجکل کے اصول ڈراما نویسی کے خلاف ہے۔

جن قلبی واردات اور دلی کیفیات کی تصویر کھینچی جانی چاہیئے کہ اشخاص ڈراما کی حسب حال ہون ان مین اختلاف واقع ہونا مصنف کے کمال نافہمی اور بدسلیقگی پر دلالت کرتا ہے۔ مثلاً ہیرو حالت غیظ و غضب مین ایک شخص سے کلام کر رہا ہے تو اسکی گفتگو کو مدلل یا معقول ثابت کرنا خلاف مشاہدہ ہے کیونکہ جب انسان مغلوب الغضب ہو جاتا ہے اسمین اتنی سمجھ باقی نہین رہتی کہ وہ اپنی ہر بات پر ایک منطقی برہان قایم کر سکے۔ اور بہ تکلف ایسا دکھلانا ڈراما کے لطف کو برباد کر دیتا ہے یا مثلاً جوش عشق اور مستی کی حالت مین عاشق کو فنا فی المحبوب ہونا چاہیئے۔ اور اس سے کوئی بات ایسی سرزد نہو جس سے دوئی کی بو پائی جائے۔ یا مثلاً جبکہ ہیرو کے دلبر انتقام کا خیال مسلط ہے اُسکو رقیق القلب یا رحمدل ثابت کرنا نرا بوڑھ پن ہے یا جبکہ اندوہ و غم کا غلبہ ہے تو ایسی حالت مین کسی شخص سے پھڑکتے ہوئے مذاقیہ فقرے کہلوانا یا اسکو حاضر جواب ظاہر کرنا بالکل نازیبا ہے۔ غرض جو حالت کہ ہیرو کے

www.urduchannel.in

دل پر طاری ہو اسکی ایسی سچی تصویر کھینچی جائے جو دنیا کے اکثر افراد کی حالت سے جن پر کہ ویسی ہی وارداتین گذرتی ہین مشابہ ہو سکے اس مرقع کشی کے لیے ضرور ہے کہ شاعر طبع انسانی کی بحر ناپید اکنار کی تہ تک سے واقف ہو اور جذبات انسانی کے رموز و نکات پر کامل عبور رکھتا ہو - یہ بات اسیوقت میسر آسکتی ہے جب اُس نے حضرت انسان کو جنھین عالم اکبر ہونیکا شرف حاصل ہے - تعمق اور غور کی نگاہ سے مطالعہ کیا ہو
کامیڈی کے لیے ایسا مضمون اختیار کیا جائے جو شخص لغزش یا قومی برائی یا ملکی خرابی یا تمدنی نقص یا اور اسی قسم کی باتون سے تعلق رکھتا ہو یہ بھی ضرور ہے کہ یہ نقص اور برائیان اپنے ہی ملک اور اپنے ہی زمانے سے متعلق ہون کامیڈی کا مقصود ان نقصونکی اصلاح ہی ذاتی حملہ کرنے سے کامیڈی لکھنے والے کو ہمیشہ بچنا چاہیئے - ایسی مضامین کو جنکا اوپر ذکر ہوا دلچسپ قصہ کے پیرایہ مین ہجو آمیز مذاقیہ طریقہ سے بی تکلفی اور سادگی کے ساتھ ادا کر دینا کامیڈی لکھنے والے کا خاص کام ہے - ہجو - تعریض - مذاق - ایسی خوبصورت پہلو سے ادا کئے جائین کہ سامعین کو حظ وافر حاصل ہو اور ساتھ ہی ان نقصون کا قابل مضحکہ ہونا انکے ذہن مین متمکن ہو جائے اور کسیقدر غور سے انکو معلوم ہو جائے کہ وہ خود اپنے اوپر ہنس رہے تھے اور جسکو وہ دوسرے کی آنکھ کا تنکا سمجھے ہوئے تھے وہ انھین کی آنکھ کا شہتیر ہے - اور اسطرح تنبہ حاصل ہو کر انکو اصلاح حال کی طرف توجہ ہو جائے -
ٹریجیڈی کے اشعار مین روانی - سادگی - جوش - فصاحت اور متانت کا ہونا از بس ضروری ہے - جہانتک ہو سکے تکلفات شاعری سے بچنا چاہیئے ایک سلسلے مین مختلف بحور اور اوزان کا استعمال ٹریجیڈی کے لطف کو زیادہ کر دیتا ہے

www.urduchannel.in

اگر سارا ڈراما شروع سے آخر تک ایک ہی بحر مین ختم کیا جائیگا تو سامعین کی طبیعتین اُکتا جائین گی کیونکہ طبع انسانی کا خاصہ ہے کہ اسکو تنوع اور جدت مین لذت حاصل ہوتی ہے۔

ٹریجیڈی کے لئے نظم غیر مقفیٰ ایک بڑی برکت ثابت ہوئی ہے پس امید کیجاتی ہے کہ ہمارے شعرائے نامور بھی ضرور اسطرف توجہ فرمائینگے اور غیر مقفیٰ نظم کے رواج دینے مین کوشش کرینگے اسمین کچھ شک نہین کہ قدرتی شاعری کی شان ایسی لغو قیدون کے اُٹھا دینے سے بہت کچھ زیادہ ہوجائیگی۔ کہا جاتا ہے کہ بعض حالت مین قافیہ شعر کا زیور ہوتا ہے ہم بھی قافیہ کو زیور فرض کرتے ہین لیکن پھر بھی یہی کہتے ہین کہ شاعری کا خداداد حسن اسیوقت جلوہ افروز ہوگا کہ جب اسکو ایسی مصنوعی زیورات سے مستغنی کردیا جائے ع

نہین محتاج زیور کا جسے خوبی خدا نے دی	کہ کیسا خوشنما لگتا ہے دیکھو چاند بن گہنے

پس نظم غیر مقفیٰ کے رواج دینے کی ضرور کوشش کرنا چاہئے۔ یہ ہمارے زمانہ کے شعرا عالی مقام کا اردو شاعری پر بہت بڑا احسان ہوگا اور ڈراما لکھنے کیلئے وہ ایک نہایت مستحکم اور سیدھی شاہراہ تیار کرجائینگے جسکے لیے آیندہ نسل ان کی بہت کچھ مشکور ہونگی

ڈراما مین تنوع پیدا کرنے کے لیے جابجا نثر بھی داخل کیجاتی ہے اس نثر کے لکھنے مین بہت بڑی انشاپردازی کی ضرورت ہے۔ اس نثر کا لکھنا میرے خیال مین نظم سے کم دشوار نہین ہے علاوہ بے ساختہ اور بے تکلف ہونیکے اسکو معانی خیز اور پر مطلب ہونا چاہئے تمام فقرے برجستہ اور چست ہون اور اسطرح کے ہون جو روزمرہ بول چال مین استعمال کیے جاتے ہین ساتھ ہی ناتراشیدہ بازاری اور خلاف محاورہ نہون۔ نثر مقفیٰ سے قطعی احتراز لازم ہے۔ تمام گفتگو موقع کی مناسب ہو اور حفظ مراتب کا پورا لحاظ رہے۔

www.urduchannel.in

جسطرح ہر ایک پلے چند ایکٹس مین تقسیم ہوتا ہے اسیطرح ہر ایکٹ چند سینس پر منقسم کیا جاتا ہے۔ نئے شخص کا تماشا گاہ پر آنا نیا سین کہلاتا ہے۔ چنانچہ ان سینس کو ایک دوسرے کے ساتھہ نہایت مربوط اور مسلسل ہونا چاہیئے۔ فن ڈراما نویسی کی بہت کچھہ کامیابی اس تسلسل پر منحصر ہے اس غرض کے لئے دو مندرجہ ذیل اصولونکی پابندی ضروری معلوم ہوتی ہے اول ایک ایکٹ کے دوران مین تماشا گاہ کسی وقت ایک لمحہ کے لئے بہی خالی نچھوڑی جائے یعنی ایک سین مین جتنے اشخاص آئے ہین انکو ایک ساتھہ نہ چلا جانا چاہیئے۔ اور نہ آیندہ سین مین ایسے لوگ داخل کئے جائین جنکا پہلے سین سے کوئی تعلق نہ پایا جاے۔ ایسا کرنے سے تسلسل مین فرق آجائیگا جو کہ ایکٹ کے خاتمے کی دلیل ہے۔ سٹیج کا بالکل خالی ہوجانا ایکٹ کو ختم کردیتا ہے۔ دوم کسی شخص کے سٹیج پر آنے یا جانے کے لیے ایسی معقول وجہہ ہونا چاہیئے کہ ناظرین کا ذہن فوراً اسطرف منتقل ہوجاسے اس سے زیادہ کوئی بہدّی اور نامعقول بات نہین ہے کہ ایک ایکٹر تماشا گاہ پر آئے یا رخصت ہوجائے اور ناظرین کو یہ معلوم نہ ہوسکے کہ کونسی ضرورت اسکے آنے کی داعی ہوئی یا کس وجہ سے اسکو واپس جانا پڑا۔ ڈراما نویسی کا کمال یہ ہے کہ حتی الوسیع نقل کو اصل کر دکہایا جائے ہمکو معلوم ہو کہ ہم زندہ لوگون کی صحبت مین بیٹھے ہوئے ہین جو کچھہ وہ ہمارے روبرو کر رہے ہین اس سے ہمکو بخوبی آگاہی ہے ہمکو معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ کون ہین کہان سے آتے ہین کہان جاتے ہین۔ اور کس کام مین مصروف ہین اگر ایسا نہوگا ڈراما پن اس سے قطعی سوخت ہوجائیگا اور یہ صرف کٹ پتلیونکا تماشا باقی رہجائیگا۔

چونکہ ڈراما کے ایکٹ کرنے مین راگ کو بہت بڑا دخل ہے۔ اسلیئے شاعر کا فرض ہے

www.urduchannel.in

کہ اپنے پلے مین ایسی بحور وغیرہ کا استعمال کرے جو گانے کے لیے نہایت موزون ہون تاکہ ایکٹ کرنے والون کو سہولیت ہو اور انکو کاٹ چھانٹ کرنے کی ضرورت باقی نہ رہے ورنہ ممکن ہے کہ وہ اس ترکیب سے اصلی پلے کی شکل کو مسخ کردین اور اسکے کرنے مین حق بجانب سمجھے جائین - جابجا حسب موقع وحسب حال غزلین تصنیف کرکے پلے مین داخل کرنا اسکی شان کو بڑھا دیتا ہے پس ایسے موقعون کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے صرف اس بات کا اہتمام کیا جاے کہ غزلین حسب حال ہون - ایسی غزلون کے داخل کرنے سے بچنا چاہیئے جو محض غزل سرائی ہی کی غرض سے داخل کیجاتی ہین اور نفس مضمون سے کچھ تعلق نہین رکھتین - نیز اس امر کا بھی خیال رہے کہ بڑے بڑے مسلم الثبوت استادونکی غزلون کو بلا وجہ ٹھوس دینا پلے کو بھدا کردے گا اور گاڑھے کی انگرکھے مین تنزیب کا پیوند نمایان طور سے علیحدہ دکھلائی دیگا -

خاتمہ

تقسیم مضامین وغیرہ کی نسبت مضمون ہذا کی شق اول مین کچھ ریمارکس موجود ہین انکو دوبارہ بنظر غور ملاحظہ فرمایا جاے - شعراے باکمال کو مشورے دینا لقمان کو حکمت سکھلانا ہے مین اپنی اس جراءت بیجا کے لیے معافی کا خواستگار ہون - مضمون ہذا کے ختم کرنے سے پہلے اسقدر گزارش اور ضروری سمجھتا ہون کہ شکسپیر - کالیداس - اور مالییر کو ائمہ فن قرار دیکر ان کے نقش قدم پر چلنے سے ہمارے شعراے نامدار ضرور ڈراما نویسی کی منزل مقصود تک پہونچ جائینگے اور انکو وہ سچی اور لازوال شہرت میسر آجائین گی کہ ان کے نامہاے نامی آیندہ نسلون کے حرز جان بننے کا فخر حاصل کرسکین گے فقط -

www.urduchannel.in

تصحیح اغلاط ڈراما

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۲	لبریری	لیٹریری	۵۰	۹	واقفیت	واقعیت
۹	۱۳	تنبہ	تنبّہ	۵۲	۲	ابھی	رہی
۱۱	۱۹	چنبرین	چیبرین	〃	۱۸	بھوانی	بھوائی
۱۲	۶	حتی الوسیع	حتی الوسع	۵۷	۱۵	•	بھی
〃	۹	زبان	زمان	۶۲	۱۹	•	ہو
۱۶	۱۵	زبان	زمان	۶۳	۲	خواب	خوب
۱۸	۱۵	احسن	حسن	〃	۴	فن حیثت	من حیثت
۱۹	۷	مردہی ہون	امردہی کیون نہون	〃	۱۳	کرین	کرے
۲۲	۱۹	زبان	زمان	〃	۱۸	•	ہے
۲۴	۱۰	سبث	بحث	۶۷	۹	جانی	جائی
〃	۱۶	جسمین	جنمین	〃	۱۰	ہون	ہو
۳۵	۱۹	سینگ سماتا	سینگ سماتے	〃	۱۸	با مذاقیہ	مذاقیہ
۳۷	۲	نہین	یہین	۶۸	۶	شخص	شخصے (شخصی)
۴۰	۷	•	کا	〃	۱۷	اس طرح کے	ایسے
〃	۱۰	قرب	قریب	۷۰	۱۴	حتی الوسیع	حتی الوسع
۴۳	۷	واقفیت	واقعیت	۷۱	۱۲	آجائیں گی	آجائیگی
۴۴	۵	کوئی	کون				
۴۴	۸	قلم	مسلّم				

www.urduchannel.in